مسواک

- فضائلِ مسواک پر چالیس احادیث
- مسواک تحقیقات اعلیٰ حضرت کی روشنی میں
- مسواک اور جدید سائنس
- مسواک اور ٹوتھ برش / پیسٹ
- مسواک کے فوائد و مسائل

سید محمد مبشر قادری

انجمن ضیاءِ طیبہ

مسواک

جمیع الحقوق محفوظۃ

ضیائی سلسلہ اشاعت	:	93
نام کتاب	:	مِسْوَاک
مؤلف	:	سید محمد مبشر قادری
صفحات	:	104 صفحات
تعداد اشاعت	:	1100
سن اشاعت	:	ذوالقعدہ ۱۴۳۴/ ستمبر ۲۰۱۳ء
کمپوزنگ	:	محمد فرقان قادری
سرورق	:	محمد زبیر قادری
طباعت	:	
ہدیہ	:	
ناشر	:	ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیائے طیبہ

Anjuman Zia-e-Taiba
B-1, Shadman Appartments
Block 7-8,, Shabirabad Society,
KCHS, Near Bloch Pull Karachi.

انجمن ضیاءِ طیبہ
B-1، بلاک 7-8، شادمان اپارٹمنٹ،
شبیر آباد سوسائٹی، KCHS، کراچی۔

Ph: 92(21) 34320720, 34320721 Fax: 92(21)34893350
E-mail: info@ziaetaiba.com , Url: www.ziaetaiba.com

فہرس

- سخن ضیائے طیبہ — ۸
- فضائلِ مسواک...ایک عمدہ کاوش — ۱۱
- رسول اللہ ﷺ کی عطا کردہ مسواک یا انگریز کا دیا ہوا برش — ۱۷
- منجن اور ٹوتھ برش / پیسٹ .....Side Effects — ۲۰
- مسواک دنیا کی نظر میں — ۲۱
- مسواک ..... Antibiotic & Benfits — ۲۳
- چالیس احادیث — ۳۰
  - مسواک رضائے الٰہی کا سبب — ۳۱
  - مسواک اور فطرت — ۳۱
  - مسواک کی تاکید — ۳۲
  - مسواک اور روزے دار — ۳۸
  - مسواک کا بدل انگلی — ۴۰
  - گھر میں داخل ہوتے ہی مسواک — ۴۱
  - نیند سے بیداری کے وقت مسواک — ۴۲
  - مسواک اور نماز — ۴۳
  - زیتون کی مسواک — ۴۶
  - پیلو کی مسواک — ۴۷

فہرست

- مسواک پیلو، عنم یا صنوبر ۴۸
- جمعہ کے روز مسواک ۴۸
- تہجد میں مسواک ۴۹
- مسواک کرنے میں "عاعا" کی آواز ۴۹
- رات سوتے وقت پانی اور مسواک ساتھ رکھنا ۵۱
- مسواک کرنے کی نیت اور دعا ۵۳
- مسواک کرنے کا طریقہ ۵۴
- وہ باتیں جن کا خیال رکھنا مسواک میں بہتر ہے ۵۵
- وہ اوقات جن میں مسواک کرنا مستحب ہے ۵۶
- مسواک شریف کے پچاس (۵۰) فوائد ۵۸
- مسواک کے آداب ۶۳
- مسواک اور امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی تحقیق ۶۷
- مسواک کتنی ہونی چاہیے ۶۸
- مِسواک سُنّت ہے ۶۹
- کیا انگلی مسواک کا بدل ہے؟ ۷۱
- انگلی سے دانت مانجنے پر ثواب ملے گا یا نہیں ۷۳
- ہڈی کی مسواک ۷۵

فہرس

- مسواک والی نماز ستر درجہ بہتر — ۷۷
- تین چیزیں حضور ﷺ پر فرض ہمارے لیے سنّت — ۷۷
- روزے میں مسواک — ۷۸
- روزے میں منجن وغیرہ کا استعمال — ۷۸
- حج میں مسواک رکھنا سنّت ہے — ۷۹
- حاضریِ مسجدِ نبوی سے پہلے مسواک — ۷۹
- گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک کرنا — ۷۹
- چار باتیں سنّت انبیائے علیہم السلام ہیں — ۸۰
- مِسّی عورت کی مسواک ہے — ۸۰
- بغیر اجازت درخت سے مسواک توڑنا — ۸۱
- اُمّت پر نرمی — ۸۲
- مسواک منہ کی پاکی، اور رب کی رضا کا سبب ہے — ۸۶
- مسواک کے حکم کا سبب — ۸۷
- مسواک سنّت یا مستحب — ۸۷
- کیا مسواک ہمیشہ لازم ہے — ۹۲
- پان کے عادی کو کلیوں میں کتنی احتیاط لازم — ۹۹

کتابیات — ۱۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

(ترجمۂ کنزالایمان)

انتساب

تاج الشریعہ

مُفتی مُحمّد اختر رضا خاں الازہری

دامت برکاتہم العالیہ

کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

سخن ضیاءِ طیبہ

مومن کی شان اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے رسول ﷺ کی اتبّاع اور سنّتِ حبیب ﷺ پر عمل کرنا ہے، کیوں کہ آقا کریم ﷺ کا فرمان ہے: ”جو میری سنّت پر عمل نہ کرے وہ میرا نہیں“ اور دوسری جگہ فرمایا: ”جو دوسروں کے طریقوں پر چلے وہ ہم میں سے نہیں“۔

آج کے فیشن پرست مسلمان خود سوچ لیں کہ مغربی تہذیب کو اپنانا ہے یا اپنے اوپر اسلامی تہذیب کا رنگ چڑھانا ہے۔

موجودہ معاشرے کو سوشل میڈیا انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع ابلاغ کی فحاشی نے اتنا مدہوش کر دیا ہے کہ اب اگر کسی کو ترغیب یا نصیحت کریں تو جواب ملتا ہے کہ ہم پتھروں کے زمانے کے انسان نہیں یا یہ کہ لوگ کیا کہیں گے؟

آج!!!

سلام کی جگہ ہائے(Hi) نے لے لی...

خدا حافظ یا اللہ نگہبان کی جگہ بائے بائے (By By) نے لے لی...

داڑھی کی جگہ فرنچ کٹ(French Cut) وغیرہ نے لے لی...

زلفوں کی جگہ برگر کٹ(Burger Cut) وغیرہ نے لے لی...

www.ziaetaiba.com

حجاب کی جگہ فیشن ایبل ہیئر اسٹائل (Fashionable Hair Style) نے لے لی...

اور مسواک کی جگہ ٹوتھ برش (Tooth Brush) نے لے لی...

باقی باتیں تو در کنار کیونکہ ہر ایک بات پر مستقل عنوان انتظارِ تحریر میں قلم کے دروازے کو دستک دے رہا ہے، الغرض "مسواک" ہی کو زیرِ بحث لاتے ہوئے گفتگو کو آگے بڑھاتے ہیں، موجودہ معاشرے نے مسواک کو محض پرانی رسم اور پرانے زمانے کے دانت صاف کرنے کے ایک طریقے پر محمول کر دیا ہے اور آج کے دور میں اس کا استعمال اپنے لیے ایک توہین سمجھا جاتا ہے۔

انجمن ضیاءِ طیبہ نے ان ہی خرافات کی بیخ کنی کا بیڑا اُٹھایا ہے، جس کے تحت اب تک معاشرتی برائیوں کے خلاف اپنی بساط کے مطابق مختلف موقعوں پر اصلاح کے قلم کو رواں رکھا، اور اسی پس منظر میں مسواک (جس کو معاشرے نے پسِ پشت ڈال رکھا ہے) کی ترغیب دلا کر اور اسلامی تہذیب کی یاد تازہ کرتے ہوئے انجمن ضیاءِ طیبہ کی ۹۳ ویں اشاعت "فضائل مسواک" کی تالیف و ترتیب کا کام شروع کیا۔

فضائل مسواک سے متعلق جب مطالعہ شروع کیا گیا تب یہ بات سامنے آئی کہ مسواک سے متعلق مواد (Matter) بہت کم ہے، راقم کے مطالعہ میں دو مختصر رسالے ہی تھے۔ کتاب ہٰذا میں پہلے مسواک پر چالیس احادیث کو جمع کیا گیا اور بعدہٗ تحقیقاتِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی روشنی میں مسواک کے فضائل و مسائل کو چنا گیا دورانِ تدوین مسواک اور جدید سائنس سے متعلق بھی کچھ باتیں مطالعے

www.ziaetaiba.com

میں آئیں تاہم انٹرنیٹ اور طب نبوی ﷺ کی کتب سے اخذ کرتے ہوئے دنیا کی نظر میں مسواک کی اہمیت کو بھی اجاگر کر دیا گیا ہے۔

"فضائلِ مسواک" کی تالیف میں احادیثِ شریفہ کو پہلے ذکر کرنا ہی بہتر تھا، لیکن نسلِ نو(New Generation) مغربی تعلیمات کے مساوی عقلی دلائل پر زیادہ بھروسہ رکھتی ہے، اسی لیے اس تالیف میں احادیثِ شریفہ سے پہلے عقلی دلائل پر بحث کی گئی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے صدقے انجمن ضیائے طیبہ کے تمام رفقاء بالخصوص قبلہ الحاج سیّد اللہ رکھا قادری ضیائی مدظلہ' کے علم میں عمل میں عمر میں رزق میں برکتیں عطا فرمائے اور اس انجمن کے پلیٹ فارم کو ہمیشہ مسلکِ حق اہلسنت کی خدمت کرنے کی سعادت سے نوازے۔ جہاں جہاں مسلمان کفار و مشرکین سے برسرِ پیکار ہیں فتح و نصرت کو ان کا مقدر بنائے اور ہماری آنے والی تمام نسلوں کو حب رسول ﷺ سے سرشار کرے۔

آمین

www.ziaetaiba.com

سیّد محمد مبشر قادری
انجمن ضیاءِ طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

فضائلِ مسواک... ایک عمدہ کاوش

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی مدظلہ

مالیگاؤں، ناسک، انڈیا

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سنّتوں پر عمل کرنا بنی نوعِ انسانی کے لیے دنیوی و اُخروی فوائد و ثمرات کا سبب ہے۔ جس نے بھی آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کی وہ کامیاب و کامران ہوا۔ فی زمانہ مغربی کلچر کی یلغار نے ہمارے نوجوانوں کو فیشن کا اس قدر دل دادہ بنا دیا ہے کہ وہ سنتوں سے دور ہوتے چلے جا رہے ہیں؛ جس کے نتیجے میں قلبی سکون و اطمینان کی بجائے بے چینی اور بے اطمینانی کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ ہمارا نوجوان طبقہ فیشن زدگی کے سبب نت نئی بیماریوں میں بھی مبتلا ہوتا جا رہا ہے۔ نوجوان قوم و ملّت کا عظیم ترین سرمایہ ہوتے ہیں۔ اگر ان کے اندر بگاڑ پیدا ہو گیا تو پوری ملّت کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑ سکتا ہے؛ لہٰذا اس دور میں اصلاحِ فکر و عقائد کے ساتھ ساتھ اصلاحِ معاشرہ کی بھی اشد ضرورت ہے۔

موجودہ دور میں اسلامی اقدار اور تشخص کو بر قرار رکھنا بے حد ضروری ہے ۔ آج اسلامی اخلاق و آداب کی بجائے مغربی عادات و اطوار کو اپنانا فخر تصوّر کیا جارہا ہے۔ جیّد مشاہدہ ہے کہ سلام کی جگہ ہائے، خدا حافظ کی جگہ بائے بائے، اور مسواک کی جگہ ٹوتھ پیسٹ وغیرہ وغیرہ امور سرانجام دیے جارہے ہیں۔

جاننا چاہیے کہ نبیِّ کریم ﷺ کی پیاری پیاری سنتوں میں بعض سنتیں ایسی ہیں جو بادی النظر میں بہت معمولی دکھائی دیتی ہیں؛ لیکن حقیقتاً وہ بڑی عظمت ورفعت کی حامل ہیں۔ ایسی پاکیزہ سنتوں میں سے ایک مسواک بھی ہے، جس کی فضیلت و اہمیت سے کتبِ احادیث و فقہ مالا مال ہیں۔ نبیِ کونین ﷺ کی دیگر سنتوں کی طرح مسواک کے بھی بے پناہ دنیوی و اخروی فوائد و ثمرات ہیں۔ عارف باللہ حضرت شیخ احمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ مسواک کو لازم پکڑلو اور کبھی اس سے غفلت نہ کرو، مداومت کرتے رہو، کیوں کہ مسواک کرنے والے سے رحمٰن راضی ہوتا ہے اور مسواک کرنے والے کی نماز کا ثواب ننانوے درجے تک بڑھ جاتا ہے اور بعض روایتوں میں چار سو تک ہے۔ مزید نقل فرماتے ہیں کہ:

۱۔ مسواک کی پابندی کشادگی وغنا پیدا کرتی ہے۔

۲۔ رزق کو آسان کرتی ہے۔

۳۔ منہ کو پاک وصاف کرتی ہے۔

۴۔ مسوڑھوں کو مضبوط بناتی ہے۔

www.ziaetaiba.com

۵۔ دردِ سر میں سکون بخشتی ہے اور سر کی رگوں میں سکون ہو جاتا ہے یہاں تک کہ کوئی ساکن رگ حرکت نہیں کرتی ہے۔ اور کوئی چلنے والی رگ ساکن نہیں ہوتی۔

۶۔ سر کا درد اور بلغم جاتا رہتا ہے۔

۷۔ دانتوں کو قوت اور آنکھوں کو جلا بخشتی ہے۔

۸۔ معدے کو درست کرتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ بدن کو قوت دیتی ہے۔

۹۔ الفاظ کی صحیح ادائیگی اور حفظ و عقل میں بھی اضافہ کرتی ہے۔ معاً نیکیوں میں خوب خوب اضافہ کرتی ہے۔

۱۰۔ قلب کو پاکیزگی عطا کرتی ہے۔

۱۱۔ فرشتے خوش ہوتے ہیں اور اس سے مصافحہ کرتے ہیں اس کے چہرے کی روشنی کی وجہ سے۔

۱۲۔ اور جب نماز کے لیے مسجد جاتا ہے تو فرشتے اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں اور جب مسجد سے نکلتا ہے تو حاملینِ عرش فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں؛ یوں ہی حضرات انبیائے کرام و رسلانِ عظام علیہم السلام بھی اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

۱۳۔ مسواک شیطان کو ناراض اور دور کرنے والی ہے۔

۱۴۔ دہن کی صفائی اور ہضمِ طعام میں بھی معاون ہوتی ہے۔

۱۵۔ اولاد کی کثرت کا سبب ہوتی ہے۔

۱۶۔ پلِ صراط سے کوندتی بجلی کی طرح گذار دیتی ہے۔

۱۷۔ بڑھاپے کو مؤخّر کرتی ہے اور پشت کو مضبوط بناتی ہے۔

۱۸۔ قیامت کے دن مسواک کنندہ کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ہوگا۔

۱۹۔ مسواک بدن کو اطاعتِ خداوندی کے لیے چست کرتی ہے۔

۲۰۔ بوقتِ نزع کلمۂ شہادت کو یاد دلاتی ہے، نزع کو آسان کرتی ہے۔

۲۱۔ دانتوں کو سفید اور چمک دار کرتی ہے، منہ کی بو پاک کرتی ہے، حلق اور زبان کو صاف وستھرا کرتی ہے۔

۲۲۔ سمجھ کو تیز کرتی ہے اور رطوبت کو روکتی ہے۔ نگاہ کو تیز کرتی ہے۔ اجر یعنی نیکی کے بدلے کو بڑھاتی ہے۔

۲۳۔ قبر میں وسعت وکشادگی کا سبب ہوتی ہے؛ قبر میں اس کی مونس و غم خوار ہوتی ہے۔

۲۴۔ مسواک کرنے والے کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنّم کے دروازے اس کے لیے بند کر دیے جاتے ہیں۔

۲۵۔ روزانہ اس سے فرشتے کہتے ہیں کہ یہ حضرات انبیاءِ کرام علیہم السلام کی اقتدا کرنے والا، ان کے نقشِ قدم پر چلنے والا اور ان کی سنت وطریقہ کو اپنانے والا ہے۔

۲۶۔ فرشتۂ موت اس کے پاس اس صورت میں آتا ہے، جس صورت میں اولیاء اللہ کے پاس آتا ہے۔

۲۷۔ مسواک کرنے والا دنیا سے کوچ نہیں کرتا جب تک کہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حوض سے سیر اب نہ ہو جائے جو کہ مہر شدہ شراب ہے۔۔۔ اور

ان سب فوائد سے بڑھ کر یہ ہے کہ ''یہ منہ کی طہارت کا ذریعہ اور رضائے الٰہی کا سبب ہے۔'' وغیرہ وغیرہ۔۔۔

(حاشیہ الطحطاوی علی المراقی الفلاح، ج۱، ص۳۷)

جیسا کہ راقم نے عرض کیا کہ فی زمانہ اصلاحِ فکر وعقائد کے ساتھ ساتھ اصلاحِ معاشرہ کی بھی اشد ضرورت ہے۔ انجمن ضیائے طیبہ نے اصلاحِ معاشرہ کی اہمیت کو محسوس کیا اور معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں اور خرافات کی بیخ کنی کے لیے قلمی و عملی جہاد کا آغاز کیا۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ''مسواک'' جیسی عظیم سنت کو پسِ پردہ ڈالتے ہوئے معاشرے کو اپنی مذہبی اقدار یاددلانے کی غرض سے محبِّ گرامی سیّد محمد مبشر صاحب زید علمہٗ نے عصرِ حاضر کے مزاج کے مطابق مسواک کے اسلامی نقطۂ نظر کے ساتھ ساتھ سائنسی نقطۂ نظر کو بڑی خوش اسلوبی سے پیش کیا ہے۔ پختہ دلائل وبراہین کے ذریعے اپنے موقف کو واضح کیا ہے۔ مسواک سے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی جامع ترین تحقیق کو بالکل آسان اور سہل انداز میں خوانِ قرطاس پر سجایا ہے۔ موصوف کی مرتّبہ ''فضائلِ مسواک'' کا مطالعہ یقیناً ہمارے علم میں بہترین اضافے کا سبب بنے گا۔

راقم انجمن ضیائے طیبہ کے جملہ اعوان و انصار بالخصوص جناب سیّد محمد مبشر صاحب زید علمہٗ کو ہدیۂ تبریک وتہنیت پیش کرتا ہے کہ ایسے پُر آشوب دور میں جب کہ سنّت کو نشانۂ مذاق بنانے کی ناپاک کوششیں کی جارہی ہیں، ان حضرات نے نہ صرف سنّتِ مصطفوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام کا دامن مضبوطی

www.ziaetaiba.com

سے تھاما ہے، بلکہ فیشن زدہ معاشرے میں سنّت کی تبلیغ و اشاعت کے لیے بھی مصروفِ عمل ہیں۔

اللہ ربّ العزّت سے دعا ہے کہ رسولِ کونین ﷺ کے صدقۂ و طفیل انجمن کی اس کاوش کو شرفِ قبول عطا فرمائے اور فاضل مرتِّب کو دارین کی سعادتوں سے بہرہ ور فرمائے۔(آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

(ڈاکٹر) محمد حسین مُشاہدؔ رضوی،

مالیگاؤں،ناسک،انڈیا

۲۲؍شوّال المکرّم ۱۴۳۴ھ

بمطابق ۳۰؍اگست ۲۰۱۳ء، جمعۃ المبارک

www.mushahidrazvi.blogspot.in

انجمن ضیاءِ طیبہ
www.ziaetaiba.com

رسول اللہ ﷺ کی
عطا کردہ مسواک
...یا...انگریز کا دیا ہوا
برش Brush

مِسواک

مِسواک: (جمع: مَسَاوِيك: فصیح عربی اور کتبِ احادیث میں اس کے لیے لفظ سواك، جمع سُوُك) استعمال ہوا ہے۔

عربی میں سَاكَ يَسُوكَ کے معنیٰ ہیں ملنا، رگڑنا وغیرہ اور سَوَّكَ يُسَوِّكُ، یعنی دانتوں کو ملنا اور صاف کرنا؛ تَسَوَّكَ وَاسْتَاكَ بمعنیٰ مسواک سے دانت صاف کرنا۔

اصطلاحاً مسواک دانت صاف کرنے کی ریشہ دار لکڑی کو کہتے ہیں جو عموماً چھنگلیا کے برابر موٹی اور بالشت بھر لمبی ہوتی ہے۔ اس کے ایک سرے کے ریشے کو چبا کر یا کوٹ کر نرم کر لیا جاتا ہے۔

www.ziaetaiba.com

انگریزی میں مسواک Tooth Brush Tree، Mustard Tree کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔ جب کہ نباتاتی نام Salvadora Persica Linn ہے۔[1]

---

[1] ماخوذ از فیروز اللغات، مصباح اللغات، وغیرہ۔

مسواک ایک مختصر سی لکڑی ہے جو موٹائی میں شہادت کی انگلی یا چھنگلیا کے مساوی ہو۔ جو کسی پھول یا پھل دار درخت کی نہ ہو، بلکہ کسی کڑوے درخت مثلاً

پیلو	Mustard Persica
زیتون	Olive
نیم	Melia azadirachta Linn
کیکر	Acacia Arabica
پھلاہی	Acacia Modesta
کرنج	Pangamia Giabra

وغیرہ، کی لکڑی ہو۔

نہ بہت زیادہ نرم نہ ہی بہت سخت ہو اور بالشت بھر لمبی ہو۔

انجمن ضیاء طیبہ
www.ziaetaiba.com

منجن اور ٹوتھ برش / پیسٹ
...Side Effects...

ٹوتھ برش (Tooth Brush) کا آغاز سب سے پہلے چین میں ۱۴۹۰ء میں ہوا۔ چینیوں کی دیکھا دیکھی انگریزوں نے ۱۶۶۰ء میں ٹوتھ برش کا استعمال شروع کر دیا اور یوں کچھ عرصے میں برش ساری دنیا میں استعمال ہونے لگا۔

۱۸۸۵ء میں اسکارٹ نامی ایک امریکی سائنس دان (Scientist) نے بجلی کے ذریعے چلنے والا پہلا ٹوتھ برش ایجاد کیا، لیکن بھاری اور بڑا ہونے کی وجہ سے ناکام رہا۔ موجودہ صدی میں مختلف شکلوں میں برشز اور ٹوتھ پیسٹ کے علاوہ بجلی والے ٹوتھ برش بھی استعمال ہو رہے ہیں۔ [1]

ہمارا سوال!!!

www.ziaetaiba.com

کیا ۱۸۸۵ء اور ۱۶۶۰ء سے پہلے انسان بغیر دانت کے زندگی گزارتے تھے یا کونسا ٹوتھ برش استعمال ہوا کرتا تھا؟

اسلامی انسائکلوپیڈیا اور احادیثِ شریفہ سے ہمیں عہدِ نبوی ﷺ میں ''مسواک'' کے نام سے ٹوتھ برش کا علم ہوتا ہے۔

---

[1] وکی پیڈیا فری انسائیکلوپیڈیا۔

مسواک دنیا کی نظر میں
...World Research...

- ڈاکٹرز کی یہ رائے ہے کہ برش کے ذریعے فائدہ نہیں، بلکہ نقصان پہنچتا ہے، برش کے سخت ریشوں سے مسوڑھے پک جاتے ہیں اور خوراک کے ذرّے دانتوں کے درمیان داخل ہو جاتے ہیں۔
- ایک قباحت یہ بھی ہے کہ برش کو کچھ دنوں تک استعمال کیا جائے تو پھر اس میں بھی عفونت پیدا ہو جاتی ہے۔
- ٹوتھ پیسٹ میں چاک اور چونے کے دوسرے مرکبات ڈالے جاتے ہیں، جن سے منہ میں خراش کی شکایت بھی ہوتی ہے۔
- تھوک (لعابِ دہن) وہ قدرتی سیّال مادّہ ہے جو معدہ میں واپس جا کر اس کے فعل کو بہتر بناتا ہے، لیکن جب ہم ٹوتھ پیسٹ کے ذریعے دانت صاف کرتے ہیں تو لعاب کے سارے اجزا ضائع ہو جاتے ہیں؛ یہی وجہ ہے کہ ٹوتھ پیسٹ کے فوراً بعد غذا کھانے والے سوءِ ہضم کا شکار ہو جاتے ہیں۔
- ٹوتھ پیسٹ میں کلوروفل بھی شامل کیا جاتا ہے، درحقیقت اس میں تانبے کے اجزا شامل ہو کر اپنے مہلک اثرات مرتّب کرتے ہیں، جو کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس سے چہرے کی رنگت مٹیالی ہو جاتی ہے اور جسم پر پھوڑے پھنسیاں نکل آتی ہیں۔

www.ziaetaiba.com

- ڈاکٹر ملٹن اے سونڈرس ایم ڈی کی تحقیق ہے: ٹوتھ پیسٹ میں فلورائڈ (Fluoride) بھی شامل کیا جاتا ہے، فلورین کے کسی مرکّب کو چہرے پر ملنے سے چہرہ دانوں سے بھر جاتا ہے اور ضدّی پھنسیاں پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔
- امریکہ کے ڈاکٹر ہاورڈل کک کی تحقیق یہ ہے کہ نزلہ، زکام اور ضعفِ ہضم کی پیدائش میں رائج الوقت ٹوتھ پیسٹ اور غراروں کا بڑا دخل ہے۔ ان میں شامل دانتوں اور مسوڑھوں کو صاف کرنے والی جراثیم کش زہریلی دواؤں سے منہ اور گلے کا استر کرنے والی غشائے مخاطی (جِھلّی) ناکارہ اور بے سود ہو جاتی ہے۔
- صابن سے بنے پیسٹ اور کیمیائی دواؤں کے غرارے ہمارے منہ کی لعاب دار جھلی کو اس قدر خراب کر دیتے ہیں کہ اس میں جراثیم سے مقابلہ کرنے کی طاقت ختم ہو جاتی ہے۔
- ٹوتھ پیسٹ میں الکوحل (Alchohal) کی ملاوٹ بھی کی جاتی ہے جس سے منہ کے اندر والی جھلی جل جاتی ہے۔ یہ چیز بلاشبہ جراثیم کو ہلاک کرتی ہے مگر منہ کی جھلی کی قدرتی مدافعت کو ناکارہ اور کمزور کر دیتی ہے۔
- اوکلاہاما یونیورسٹی کے تحقیقی شعبۂ طب کے مطابق منہ کے آبلوں (غلہ) کی شکایت کی ایک وجہ ٹوتھ برش بھی ہو سکتے ہیں۔ نم اور گیلے ٹوتھ برش اس مرض کے جراثیم کے گڑھ ثابت ہوتے ہیں۔ ایسے برشوں میں اس مرض (ہرپس) کا وائرس سات روز تک موجود رہتا ہے۔

مسواک..... جراثیم کش
Antibiotic & Benefits

- طبی نقطۂ نگاہ سے منجن یا ٹوتھ پیسٹ مفید ہوں گے، لیکن جو خاصیت مسواک میں پائی جاتی ہے وہ کسی دوسری چیز میں نہیں ملے گی۔
- کسی بھی پلاسٹک برش کے مقابلے میں مسواک زیادہ زوداثر ہے اور دنیا کا کوئی بھی ٹوتھ پیسٹ مسواک کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔
- مسواک کے استعمال میں اس کی ضرورت بھی نہیں کہ جب تک منہ جھاگ سے بھر نہ جائے اس وقت تک برش دانتوں پر پھیرتے رہیں اور نہ ہی یہ دردِ سری ہے کہ بار بار ٹوتھ پیسٹ سے پیدا ہونے والا جھاگ منہ سے باہر نکالا جائے۔
- ۱۸۵۶ء میں ڈاکٹر کارلش نے کیمیائی تجربے کے بعد بتایا کہ مسواک میں ایک تلخ جوہر پایا جاتا ہے، جسے انہوں نے مارگوسائن کہا۔
- ۱۸۷۳ء میں ڈاکٹر برافشن نے نیم پر تحقیقات کے بعد بتایا کہ نیم کی چھال میں ایک تلخ جوہر مؤثرہ موجود ہے جس میں ایک قسم کا گوند پایا جاتا ہے۔
- ایک امریکی نو مسلم نے اعتراف کیا کہ ہمارے دیہاتوں میں کیکر، نیم، پھلا اور سفیدے کی ٹہنیاں توڑ کر لکڑی کے برش کے طور پر استعمال کیے

جاتے ہیں اور اب تو بازاروں میں بکتے ہیں اس کو نباتیات (Botany) کی زبان میں (Salvadorine) کہتے ہیں۔

- اکثر مسواک سینا یعنی Cassia Vinnea کی جڑ ہوتی ہے جو سیاہ فام امریکن مسلمان استعمال کرتے ہیں اور دیگر افریقہ نیم کی ٹہنیاں توڑ کر استعمال میں لاتے ہیں۔
- ایک پاکستانی ڈاکٹر نے نیم پر تحقیق کی ہے کہ زرد رنگ کا روغنِ نیم نہایت عمدہ قاتلِ جراثیم ہوتا ہے، داد، خارش، چھاجن اور داء الفقاع میں اس کو مؤثّر تسلیم کیا گیا ہے۔
- مسواک کے ذائقے میں مختلف اجزا ہوتے ہیں۔ ہر ایک درخت میں قدرتی رطوبتیں، مثلاً ٹرائی میتھائلامین[1] (Trimethlamine)، سلواڈورین[2] (Salvadorine)، کلورائیڈ[3] (Chlorides)، فلورائیڈ

---

[1] نامیاتی کیمیائی جز (فارمولا $((CH_3)3n$) جو کہ بے رنگ سیال گیس ہے اور مچھلی جیسی بو رکھتی ہے۔ اس کا نقطہ جوش چار درجہ سینٹی گریڈ ہے۔ پانی، ایتھر اور الکوحل میں حل پذیر ہے TMA سیال کے سطحی تناؤ کو تبدیل کرکے ٹھوس ذرات کو علیحدہ کرکے تیرنے کے قابل بناتا ہے۔ (اس عمل کو Forth Floatation کہتے ہیں۔) اس طرح یہ اہم جز غذا کے باقی رہ جانے والے اجزا کو منہ میں اور خصوصاً دانتوں میں جمع ہونے سے روکتا ہے۔ مسواک کے دیگر اجزوا مثلاً نمکیات کے ساتھ مل کر یہ جز اور زیادہ موثر ہو جاتا ہے اور ضد جراثیم عامل کا کام کرتا ہے۔

[2] قدرتی طور پر پایا جانے والا یہ الکائڈ درخت مسواک کی خشک کردہ چھال میں پایا جاتا ہے۔ اس جزو پر مزید تحقیق ہو رہی ہے۔

[3] اپنی آئنی (Ionie) خصوصیات کی وجہ سے منہ کی اندرونی جھلی کے خلیات اور دیگر ساختوں میں سیال کی مقدار کا توازن برقرار رکھنے کے نظام پر مؤثر ہوتے ہیں۔ یہ دراصل قدرةً پائے جانے والے نمکیات ہیں۔ ان کی موجودگی فعلیاتی نظام کو درست رکھتی ہے۔

www.ziaetaiba.com

اور سلیکا[۱] (Fluoride & Silica) کی مقدار کافی ہوتی ہے۔ اسی طرح سلیکا (Silica)، گندھک[۲] (Sulphur) اور حیاتین ”ج“[۳] (Vitamin-c) کے علاوہ تھوڑی مقدار میں ٹینن (Tanins)، سیپونین (Saponins)، فلیوونائڈ (Flavonoids)، اسٹیرول اور رال[۴] (Resin) جیسے قیمتی اجزا ہیں۔ کئی ایک شاخوں میں الکلائیڈ ہوتے ہیں، جن کی تاثیر جراثیم کش (Antibiotic) کی سی ہوتی ہے۔ کچھ ٹہنیوں میں مسوڑھوں کو سکیڑنے کا مادّہ ٹینس ہوتا ہے۔

❁ مسواک اس اعتبار سے بھی بہتر ہے کہ اسے نرم اور حساس مسوڑھوں پر بھی پھیرا جا سکتا ہے جب کہ نرم سے نرم ٹوتھ برش سے یہ کام نہیں لیا جا سکتا۔

---

[۱] درخت پیلو (مسواک) میں قدرتی طور پر فلورائیڈ اور سلیکا کی قابل ذکر مقدار موجود ہوتی ہے۔ عام طور پر ٹوتھ پیسٹ میں مصنوعی طور پر فلورائیڈ شامل کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے مسواک یا پیلو کو انفرادیت حاصل ہے۔ تحقیقات سے ثابت ہے کہ فلورائیڈ خصوصیت کے ساتھ بچوں میں دانتوں کی بوسیدگی کے خلاف مؤثر ہے اور ساتھ ہی سلیکا کی موجودگی مسواک میں اس کے میکانکی عمل سے دانتوں کو چمکانے میں مددگار ہے۔

www.ziaetaiba.com

[۲] پیلو میں موجود گندھک اپنے جراثیم کش اور تریاقی اثرات کی بدولت اور منہ کی صحت کی برقراری کے لیے انتہائی اہم ہے۔

[۳] دانتوں کی صحت اور مسوڑھوں کی حفاظت میں حیاتین ”ج“ کی اہمیت مسلم ہے۔ مسواک یا پیلو میں یہ نباتی جوہر قدرۃً پایا جاتا ہے اور اس کی موجودگی اسے نہ صرف ایک مؤثر میکانکی اور طبی حیاتیاتی عامل بننے میں مدد دیتی ہے بلکہ بوسیدگی دندان، متورم مسوڑھوں اور اسکربوط (Scurey) میں بھی فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔ برصغیر کے اطباء زمانہ دراز سے مسواک کو اسکربوط کے لیے تجویز کیا کرتے ہیں۔

[۴] مسواک کی چھال میں موجود رالی مادہ (Resinous Material) دانتوں کے سخت بیرونی طبقے یعنی مینا (Enamel) کی حفاظت کرتا ہے۔

- تجربات سے ثابت ہوا کہ پیلو (Mustard Tree) کی مسواک استعمال کرنے سے مسوڑھے اور دانت جراثیم سے محفوظ رہتے ہیں، مسوڑھوں کی گرفت مضبوط رہتی ہے؛ کیوں کہ اس میں موجود ٹینک ایسڈ مسوڑھوں کے ریشوں کو سکیڑ کر مضبوط رکھتا ہے۔
- ابو ظبی کے ایک مشہور ریسرچ سینٹر میں پیلو پر تحقیق ہوئی جس کے مطابق پیلو کی چھال میں کلورائیڈ زیادہ ہوتا ہے اس میں ٹرائی میتھا ئلین کے علاوہ لاکھ، سلیکا، گندھک اور حیاتین 'ج' (Vitamin C) بھی ہوتا ہے۔ان قدرتی کیمیائی اجزا کی وجہ سے اس کا استعمال دانتوں کے لیے بے حد مفید ثابت ہوتا ہے۔اس میں ٹینن، سپونن (صابونی اجزا) فلیونائیڈز، گلائی کوسائیڈزاور اسٹیر ائیڈز بھی پائے جاتے ہیں۔
- پیلو کے پتّے زمانۂ قدیم سے گٹھیا، پیٹھ کے درد، درد ناک رسولیوں، بواسیر اور ایّام کی باقاعدگی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔یہ سانپ کے کاٹنے، سر کے درد، ورم، زخموں، پیٹ کے کیڑوں، جزام اور سوزاک کے علاج کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں۔اس کے پتّوں کا جوشاندہ دافعِ قبض ہوتا ہے۔
- دورانِ تحقیق پیلو میں کلورین (Chlorine)، سوڈیم (Sodium)، پوٹاشیم (Potassium)، کیلشیم (Calcium)، میگنیزیم (Magnesium)، فولاد (Steel)، مینگنیز (Magneez)، جست، تانبا (Copper)، کرومیم (Chromium)، ایلومینیم (Aluminum)، کیڈمیم (Cadmium)، سیسہ (Lead)، نکل (Nickel)،

اسٹرونیم اور بیریم (Barium) دھاتیں بھی مختلف مقدار میں پائی گئیں ہیں۔

- جن کے مسوڑھے نرم، پلپلے اور کمزور ہوں اُنہیں خون کے رساؤ سے حفاظت کے لیے پیلو کی مسواک کا استعمال کرنا چاہیے۔
- پیلو میں ایسے اجزا شامل ہوتے ہیں جو جراثیم کُش ہیں اور دانتوں پر Plaque کو جمنے نہیں دیتے۔
- پیلو کے بیجوں میں سفید تیل، پیلے رنگ کا مادہ اور کسی قدر مٹھاس پائی جاتی ہے۔ بیجوں سے تیل نکالنے کے بعد جو کھلی بچ جاتی ہے، اس میں

Nitrogen	4.8٪
Potash	208٪
Phosphoric anhydride	1.05٪

ملتے ہیں۔ اس لیے ان کا بطور مسواک استعمال ایک مفید عمل ہے کیونکہ جڑ اور چھال میں پائے جانے والے اجزاء جراثیم کش اثرات کے ساتھ دافع تعفن بھی ہیں۔

www.ziaetaiba.com

- کباث یعنی پیلو کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ اس لیے مٹھاس کی مقدار کافی ملتی ہے۔ یہ مٹھاس ایسی ہے کہ ذیابطیس کے مریض کے لیے مضر نہیں۔ اس کے علاوہ Alkaloid روغنیات اور رنگنے والا عنصر اس میں موجود ہوتا ہے۔

- ڈاکٹر چڑجی نے آتشک میں بھی نیم کے تجربات کیے۔ انہوں نے سوڈیم مارگریٹ کے زیرِ جلد ٹیکے، لگائے جو بے حد مفید ثابت ہوئے۔ غرض، اس کے علاوہ اور کئی بیماریاں بھی اس سے دفع ہو جاتی ہیں۔
- تحقیق سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مسواک کے مسلسل استعمال سے سیاہ بال دیر سے سفید ہوتے ہیں۔ آج کے دور میں بالوں کا سفید ہونا معمولی سی بات ہے، جس سے ہم سیاہ خضاب لگا کر سینکڑوں روپے خرچ کرتے ہیں، سینکڑوں روپے خرچ کرنے کے علاوہ گناہ سر پر اُٹھاتے ہیں۔
- حلق میں مسواک کرنے کی صورت میں "عاعا" کرنے سے معدہ اور انتڑیوں پر دباؤ پڑتا ہے، جس سے ان کی ایک قسم کی ورزش ہو جاتی ہے۔
- مسواک کرنے سے قبل وہ مواد جو آنکھوں میں رکا رہتا ہے اور اس میں دو قسم کے جراثیم ایچ آجیوٹیس (H.Aegyptius) اور موریکسیلا(Moraxella)ہوتے ہیں یہ بینائی پر اثرانداز ہوتے ہیں اور آنکھوں میں مختلف امراض پیدا کرتے ہیں۔ مسواک کرنے اور اَع اَع کرنے سے آنکھوں سے آنسوؤں کی شکل میں وہ مواد باہر کی جانب خارج ہوتا ہے۔ پھر منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے سے وہ فوراً آنکھوں سے بہہ کر نکل جاتا ہے۔
- مسواک کے ذریعے دانتوں کے گلنے سڑنے کے عمل کو روکا جاسکتا ہے۔
- مسواک تمباکو نوشی کے بد اثرات دور کرتی ہے۔
- عالمی ادارہ صحت (WHO – World Health Organization) نے ۱۹۸۶ء میں مسواک کے استعمال کی سفارش کی۔

www.ziaetaiba.com

۞ ۲۰۰۳ء کے ایک سائنسی تقابلی مطالعے کے نتائج ٹوتھ برش (Tooth Brush) کے مقابلے میں مسواک کے حق میں گئے ہیں، بہ شرطیکہ مسواک کو مناسب ہدایات کے مطابق استعمال کیا جائے۔

۞ اٹلانٹا امریکہ کی دانتوں سے متعلق ۵۲ ویں نشست میں ڈاکٹر کینیث کیوڈیل نے مسواک سے متعلق کہا کہ اس میں ایسا مادہ ہوتا ہے جو دانتوں کو کمزوری سے بچاتا ہے اور وہ تمام ادویات جو دانتوں کی صفائی میں استعمال ہوتی ہیں ان سب سے زیادہ فائدہ مند مسواک ہے۔

قرآن و حدیث اور علما و فقہا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت کو اپنانے میں ہی برکت اور خیر ہے اور مسواک تمام منجنوں سے بہتر و مفید ہے۔ اس کے استعمال سے رب تعالیٰ کی رضا اور سنتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اتباع ہے۔

قرآن و سنت کو بغیر سمجھے اور محض وظیفے کے طور پر لینے والے اور اپنے عقل کے گھوڑے دوڑانے والوں کے لیے مندرجۂ بالا نکات کافی ہوں گے۔

www.ziaetaiba.com

چالیس احادیثِ کریمہ کی رو سے مسواک کے فضائل بیان کیے جا رہے ہیں، اس کی ترتیب میں جب احادیث کے ذخیرے کو جمع کرنا شروع کیا تو قلیل مطالعے سے دس سے بارہ احادیث ہی ذہن میں تھیں، لیکن جب کتبِ احادیث کو سامنے رکھا تو الحمدللہ درجنوں احادیث زیرِ مطالعہ آئیں، جن میں سے مندرجۂ ذیل چالیس احادیث کو چنا گیا۔

فضائل مسواک پر
چالیس احادیث

مسواک رضائے الٰہی کا سبب

حدیث شریف ۱

عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ.[۱]

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رضائے الٰہی حاصل ہونے کا سبب ہے۔

www.ziaetaiba.com

مسواک اور فطرت

حدیث شریف ۲

عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشَرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ،

ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں فطرتی ہیں: مونچھیں کتروانا،

---

[۱] سنن النسائی، باب الترغیب بالسواک، ج۱/ ۱۰۔

وَالِاسْتِنْشَاقُ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ مَصْعَبٌ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ.[1]

ناخن تراشنا، جوڑوں کو دھونا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، بغل کے بال منڈوانا، زیر ناف بالوں کو مونڈنا، پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا، مصعب بن شیبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں دسویں بات بھول گیا ہوں غالباً وہ کلی کرنا ہے۔

مسواک کی تاکید

حدیث شریف ۳

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ.[2]

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً مسواک کے متعلق میں نے تمہیں بہت زیادہ تاکید کی ہے۔

www.ziaetaiba.com

حدیث شریف ۴

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ السِّوَاكِ، فَقَالَ: مَازَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں

[1] سنن النسائی، باب من السنن الفطرۃ، ۸/۱۲۶ رقم الحدیث ۵۰۴۰۔

[2] سنن النسائی، باب الاکثار فی السواک، ج۱/۱۱۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِهِ حَتّٰى خَشِينَا أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِ فِيهِ.[1]

مسواک کے بارے میں اس قدر تاکید فرماتے رہے یہاں تک کہ ہمیں خوف ہوا کہ مسواک کے بارے میں وحی نازل نہ ہو جائے۔

حدیث شریف ۵

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَالِي أَرَاكُمْ تَأْتُونِي قُلْحًا، لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ كَمَا فُرِضَ عَلَيْهِمُ الْوُضُوءُ. كَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ.[2]

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم میرے پاس آتے ہو اس حالت میں کہ تمہارے دانتوں پر میل جمی ہوتی ہے، اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا لحاظ نہ ہوتا تو اُن پر مسواک کو فرض کر دیتا جیسے ان پر وضو فرض ہے۔ ثوری نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔

انجمن ضیاء طیبہ
www.ziaetaiba.com

حدیث شریف ٦

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں پوچھتے تھے میں کل کہاں ہوں گا،

---

[1] السنن الكبرى للبيهقي، باب فضائل السواك ج١/ ٥٧۔

[2] السنن الكبرى، باب الدليل أن السواك سنة ج١/ ٥٩۔

فِيهِ: أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لَهَا أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَتَّى مَا تَ عِنْدَهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِي بَيْتِي، فَقُبِضَ وَأَنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: أَعْطِنِي هَذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ، فَأَعْطَانِيهِ فَقَضِمْتُهُ، ثُمَّ مَضَغْتُهُ، فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔[1]

میں کل کہاں، (سیّدہ عائشہ کا دن پوچھنا چاہتے تھے) تو آپ کی تمام ازواج نے سیّدہ عائشہ کو اجازت دے دی کہ جہاں حضور چاہیں لہٰذا آپ ﷺ سیّدہ عائشہ کے حجرے میں تھے اور اُسی میں وفات پائی، سیّدہ عائشہ نے فرمایا، آپ کا وصال اس روز میں ہوا جس میں آپ میرے حجرے میں آتے تھے، آپ کی روح قبض ہوئی اس حالت میں کہ آپ کا سر مبارک میرے سینے اور گلے کے درمیان تھا اور آپ کا لعاب مبارک میرے لعاب میں شامل ہوا فرماتی ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے مسواک کرتے ہوئے تو پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی طرف دیکھا، میں نے کہا: اے عبدالرحمٰن! یہ مسواک مجھے دو؛ انہوں نے دے دی۔ میں نے اُسے چبا کر نرم کیا اور رسول اللہ ﷺ کو دیدی، آپ ﷺ نے مسواک فرمائی اسی طرح ٹیک لگائے ہوئے۔

[1] السنن الکبریٰ، باب ما یستدل بہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج۷/ ۱۱۷۔

www.ziaetaiba.com

حدیث شریف ۷

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُبِضَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَيَّ فَدَخَلَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ سِوَاكٌ، فَدَعَا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ فَلَيَّنْتُهُ، ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ يَسْتَنُّ بِهِ، فَثَقُلَتْ يَدُهُ وَثَقُلَ عَلَيَّ، وَهُوَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى» قَالَتْ: ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي۔[1]

حضرت سیّدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت ہے فرمایا کہ جب رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی روح قبض ہوئی تو میرے ساتھ پیٹھ ٹکائے ہوئے تھے کہ عبدالرحمٰن بن ابو بکر داخل ہوئے ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، حضور نے طلب فرمائی تو میں نے مسواک لے کر نرم کیا اور حضور کو دے دی آپ نے مسواک فرمائی کہ آپ کا ہاتھ بھاری ہو گیا اور خود بھی بھاری ہو گئے؛ آپ فرمارہے تھے (اللّٰھُمَّ فی الرفیق الاعلی)، سیّدہ عائشہ نے فرمایا کہ پھر حضور کا وصال اس حال میں ہوا کہ آپ میرے سینے اور گلے کے درمیان تھے۔

حدیث شریف ۸

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۲۳/ ۳۲۔

www.ziaetaiba.com

اسْتَغْنُوا عَنِ النَّاسِ وَلَوْ بِشَوْصِ السِّوَاكِ.[1]

فرمایا کہ لوگوں سے بے نیاز ہو جاؤ، چاہے مسواک کرنے میں ہی ہو۔

حدیث شریف ۹

حَدَّثَنَا أَنَسٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ.[2]

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: میں نے تمہیں بہت زیادہ مسواک کی ترغیب دی ہے۔

حدیث شریف ۱۰

أبُوْ أمَامَةَ: رَفَعَه: تَسَوَّكُوا فَإِنَّ السِّوَاكَ مُطَهِّرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ، وَمَا جَاءَنِي جِبْرِيلُ إِلَّا أَوْصَانِي بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يُفْرِضَ عَلَيَّ وَعَلَى أُمَّتِي وَلَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُه عَلَيْهِمْ، وَإِنِّي لَأَسْتَاكُ حَتَّى أَنِي لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفِيَ مَقَادِمَ فَمِي. لِلْقَزْوِينِي بِضُعْفٍ.[3]

ابوامامہ سے مرفوعاً ہے کہ ”مسواک کرو کہ مسواک منہ کے لیے طہارت اور رب تعالیٰ کی رضا ہے، میرے پاس جبریل نہیں آئے یہاں تک کہ مجھے مسواک کے لیے وصیت کرتے ہیں، مجھے خدشہ ہوا کہ یہ مجھ پر اور میری اُمّت پر فرض کر دی جائے اور اگر مجھے اپنی امّت کو مشقت میں ڈالنا ناپسند نہ ہوتا تو ان پر فرض کر دیتا، اور میں

---

[1] المعجم الكبير للطبراني ۱۱/ ۴۴۴۔

[2] صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة، ر: ۸۸۸، ص ۷۰۔

[3] جمع الفوائد كتاب الطهارة، باب التخليل والسواك وغسل اليدين ۶۹/ ۵۹۸۔

www.ziaetaiba.com

مسواک کرتا ہوں یہاں تک کہ مجھے اگلے دانتوں کے گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ (للقزويني بضعف)

حدیث شریف ۱۱

وَلِخبر أَحْمَدَ وَغَيْرِهِ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ طُهُوْرٍ. [۱]

سیّدنا احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت ہے کہ "اگر مجھے اپنی امّت کو مشقت میں ڈالنا ناپسند نہ ہوتا تو میں ان کو ہر طہارت کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

حدیث شریف ۱۲

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: الْحَيَاءُ، وَالتَّعَطُّرُ، وَالسِّوَاكُ، وَالنِّكَاحُ. [۲]

حضرت سیّدنا ابوایّوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "۴ چیزیں مرسلین کی سنّتوں میں سے ہیں: حیا اور خوشبو اور مسواک اور نکاح کرنا"۔

www.ziaetaiba.com

حدیث شریف ۱۳

وروایة: كَانَ مَحَلُّ السِّوَاكِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ مَحَلَّ الْقَلَمِ. [۳]

روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی مسواک رکھنے کی جگہ قلم رکھنے والی جگہ تھی۔"

---

[۱] مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، باب السواك، فصل الاول ج۲/ ۸۱۔
[۲] سنن الترمذی، ابواب النکاح، باب ما جاء فی فضل التزویج، رقم الحدیث ۱۰۸۰ ج۲/ ۳۸۲۔
[۳] مرقاۃ المفاتیح، شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الطهارت، باب السواك، ج۲، ص۹۳۔

مسواک اور روزے دار

حدیث شریف ۱۴

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ خِصَالِ الصَّائِمِ السِّوَاكُ مُجَالِدٌ غَيْرُهُ أَثْبَتُ مِنْهُ، وَعَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَاللهُ أَعْلَمُ.[۱]

سیّدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”روزے دار کی ساری خصلتوں (خوبیوں) میں سے بہترین مسواک ہے“۔

حدیث شریف ۱۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَكَ السِّوَاكُ إِلَى الْعَصْرِ فَإِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَأَلْقِهِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.[۲]

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے فرمایا کہ تمہارے لیے مسواک عصر تک ہے۔ جب عصر ادا کرلو تو اسے چھوڑ دو، میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے سنا کہ ”روزے دار کے منہ کی بو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مِسک (مشک) سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے“۔

---

[۱] السنن الکبریٰ، باب السواک للصائم، ج۴/ ۴۵۲۔

[۲] السنن الکبریٰ، باب من کرہ السواک بالعشی ج۴/ ۴۵۵۔

حدیث شریف ۱۶

ثنا أَبُو إِسْحَاقَ الْخُوَارَزْمِيُّ، قَاضِي خُوَارَزْمَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَيَّامَ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى قَالَ: سَأَلْتُ عَاصِمَ الْأَحْوَلَ، فَقُلْتُ: أَيَسْتَاكُ الصَّائِمُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: بِرَطْبِ السِّوَاكِ وَيَابِسِهِ؟ قَالَ: "نَعَمْ". قُلْتُ: أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ؟ قَالَ: "نَعَمْ"، قُلْتُ: عَمَّنْ؟ قَالَ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا يَنْفَرِدُ بِهِ أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَيْطَارٍ، وَيُقَالُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَاضِي.[1]

ابو اسحاق خوارزمی بیان کرتے ہیں کہ علی بن عیسٰی کے زمانے میں قاضیِ خوارزم ہمارے پاس آئے فرمایا کہ میں نے عاصم سے احوال دریافت کیے، میں نے کہا: کیا روزے دار مسواک کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے پوچھا کہ تازہ اور سوکھی مسواک سے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے پوچھا کہ دن کے اوّل و آخر میں؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے پوچھا کہ کس سے روایت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ انس بن مالک نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا۔

www.ziaetaiba.com

حدیث شریف ۱۷

وَيُذْكَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا أُحْصِي أَوْ

حضرت سیّدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ "میں نے کئی بار نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ

---

[1] السنن الکبری، باب السواك للصائم، ج۴/ ۴۵۲۔

أَعُدُّ وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ وَيُرْوَى نَحْوُهُ عَنْ جَابِرٍ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخُصَّ الصَّائِمَ مِنْ غَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ وَقَالَ عَطَاءٌ، وَقَتَادَةُ: يَبْتَلِعُ رِيقَهُ. [1]

روزے کی حالت میں مسواک فرما رہے تھے"۔ اور سیّدنا ابوہریرہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرماتے ہیں کہ "اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں ڈالنا ناپسند نہ ہوتا تو میں ان کو ہر وضو کے لیے مسواک کا حکم دیتا"۔ اسی طرح سیّدنا جابر سے بھی روایت ہے، اور سیّدہ عائشہ سے روایت ہے کہ مسواک منہ کے لیے طہارت اور رب تعالیٰ کی رضا ہے۔

مسواک کا بدل انگلی

حدیث شریف ۱۸

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ رَغَّبْتَنَا فِي السِّوَاكِ فَهَلْ دُونَ ذٰلِكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: أُصْبُعَاكَ سِوَاكٌ عِنْدَ وُضُوئِكَ تُمِرُّهُمَا عَلَى أَسْنَانِكَ، إِنَّهُ لَا عَمَلَ

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو عمرو بن عوف سے ایک انصاری شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ نے ہمیں مسواک کی بہت ترغیب فرمائی۔ اس کا کوئی بدل ہے؟ فرمایا: تمہاری انگلیاں تمہارے لیے

[1] صحیح البخاری، باب السواك الرطب واليابس للصائم ج۳/ ۱۳۔

لِمَنْ لَانِيَّةَ لَهُ وَلَا أَجْرَ لِمَنْ لَاحِسْبَةَ لَهُ.[1]

وضو کے وقت مسواک ہیں جن کو تم اپنے دانتوں پر پھیرتے ہو، بے شک اس کا کوئی عمل نہیں جس نے نیت نہ کی، اور اُس کے لیے اجر نہیں جس کا گمان بہتر نہیں۔

حدیث شریف ۱۹

رَوَى الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرُه عَنْ أَنَس قَالَ: قَالَ رَسُوْل اللهِ ﷺ: يَجْزِيءُ مِنَ السِّوَاكِ الْأَصَابِعُ.[2]

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے بیہقی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انگلیاں مسواک کے بدلے مسواک ہیں۔

گھر میں داخل ہوتے ہی مسواک

حدیث شریف ۲۰

عَنِ الْمِقْدَام بِنْ شُرِيح، عَنْ اَبِيْهِ قَال: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، قُلْتُ: بِأَيِّ شيءٍ كان يَبْدَأُ النَّبِيّ ﷺ إذا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسَّوَاكِ.[3]

حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سیّدہ عائشہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ جب گھر میں آتے تو کس چیز سے ابتدا فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ”مسواک سے“۔

---

[1] السنن الکبری، باب ماجاء فی الاستیاك عرضاً، ج۱/ ۶۷۔

[2] مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، باب السواك، فصل الاول ج۲/ ۸۰۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الطھارت، باب السِواك، ر: ۵۹۰، ص۲۲۷۔

حدیث شریف ۲۱

عَنِ الْمِقْدَامِ بِنْ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ أَوَّلُ مَا يَبْدَأُ بِهِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ السِّوَاكَ، وَآخِرَهُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ. [۱]

حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ انہوں نے سیّدہ عائشہ نے فرمایا: اگر آپ ﷺ گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے اور سب سے آخر میں فجر سے پہلے کی دو رکعت ادا فرماتے تھے۔

نیند سے بیداری کے وقت مسواک

حدیث شریف ۲۲

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ، فَيَسْتَيْقِظُ، إِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ. [۲]

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بھی رات یا دن میں نیند سے بیدار ہوتے تو وضو سے پہلے مسواک فرماتے۔

www.ziaetaiba.com

حدیث شریف ۲۳

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ

حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام رات کو بیدار ہوتے تو اپنے منہ

[۱] مسند الامام احمد بن حنبل، ر: ۲۴۷۹۵، ج ۴۱، ص ۳۰۵۔

[۲] سنن أبي داؤد، كتاب الطهارت، باب السّواك لمن قام بالليل، ر: ۵۷، ص ۱۲۲۶۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.[1]

مبارک کو مسواک سے صاف فرماتے"۔

مسواک اور نماز

حدیث شریف ۲۴

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ آل عمران:۱۹۰ فَقَرَأَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ، كُلَّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ.[2]

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات کو سو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے، آپ نے وضو کیا اور مسواک کی درآں حالیکہ آپ نے یہ آیت پڑھی: "یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش، رات اور دن کی باہم بدلیوں میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں" آپ نے یہ آیات آخر سورت تک پڑھیں پھر کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھیں اور اس میں طویل قیام، رکوع، سجود کیا، پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے پھر آپ نے تین بار اسی طرح کر کے چھ رکعات پڑھیں ہر بار مسواک اور وضو فرماتے اور یہ آیات پڑھتے۔۔۔الحدیث۔۔۔

[1] صحیح البخاری، باب السواك، ج۱/ ۵۸۔
[2] صحیح مسلم، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل، ج۱/ ۵۳۰۔

www.ziaetaiba.com

حدیث شریف ۲۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.[۱]

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ”اگر مومنین پر دشواری کا لحاظ نہ ہوتا، تو (اور زہیر کی روایت میں ہے) اگر امت پر دشواری کا لحاظ نہ ہوتا، تو انہیں ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حکم دیتا“۔

حدیث شریف ۲۶

وَلِلتِّرْمِذِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّهُ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلَى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهُ إِلَى مَوْضِعِهِ.[۲]

ترمذی میں ہے کہ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں نمازوں کے لیے حاضر ہوتے تو ان کی مسواک ان کے کان پر کاتبوں کی طرح ہوتی، ہر نماز کے لیے مسواک کرتے اور پھر وہیں لگا دیتے / کوئی نماز بغیر مسواک کے ادا نہیں کرتے تھے پھر مسواک کو وہیں پہ رکھ دیتے۔

www.ziaetaiba.com

---

[۱] صحیح مسلم، باب السواك ج۱/ ۲۲۰۔

[۲] جمع الفوائد کتاب الطھارۃ/باب التخلیل والسواك وغسل الیدین ۶۸/ ۵۸۲۔

حدیث شریف ۲۷

وَعَنْهَا: رَفَعَتْهُ: فَضْلُ الصَّلَاةِ بِسِوَاكٍ عَلَى الصَّلَاةِ بِغَيْرِ سِوَاكٍ سَبْعُوْنَ صَلَاةً. لِأَحْمَدَ وَالْمُوْصِلِي وَالْبَزَّارِ.[1]

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مسواک کے ساتھ نماز کی فضیلت بغیر مسواک کے نماز پر ۷۰ نمازوں سے زیادہ ہے۔

حدیث شریف ۲۸

علی: رَفَعَه: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَسَوَّكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَامَ الْمَلَكُ خَلْفَه فَيَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِه فَيَدْنُو مِنْه أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا حتى يَضَعُ فَاهُ عَلٰى فِيْهِ فَمَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْآنِ إِلَّا صَارَ فِيْ جَوْفِ الْمَلَكِ فَطَهِّرُوْا أَفْوَاهَكُمْ لِلْقُرْآنِ. للبزار.[2]

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ "جب بندہ مسواک کر کے نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی قراءت سننے کے لیے اس کے قریب ہو جاتا ہے" یا اسی طرح کا جملہ ہے کہ "یہاں تک کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے تو جو کچھ بھی اس کے منہ سے نکلتا ہے وہ فرشتے کے پیٹ میں چلا جاتا ہے پس اپنے منہ کو صاف ستھرا رکھو قرآنِ کریم کے لیے۔ (البزار)

www.ziaetaiba.com

---

[1] احمد، موصلی، البزار۔
جمع الفوائد کتاب الطهارة، باب التخليل والسواك وغسل اليدين ۶۸/ ۵۹۳۔

[2] جمع الفوائد کتاب الطهارة، باب التخليل والسواك وغسل اليدين ۶۸/ ۵۹۴۔

حدیث شریف ۲۹

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَجَعَلْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔[1]

حضرت سیّدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں ڈالنا ناپسند نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک کو ہر نماز کے لیے لازم کر دیتا۔

حدیث شریف ۳۰

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ۔[2]

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں ڈالنا ناپسند نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دیتا"۔

زیتون کی مسواک

حدیث شریف ۳۱

مَعَاذٌ: رَفَعَهُ: نِعْمَ السِّوَاكُ الزَّيْتُونُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ يُطَيِّبُ الْفَمَ

حضرت سیّدنا معاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مرفوعاً روایت ہے کہ "بہترین مسواک زیتون

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۸۵۔

[2] صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب السّواک یوم الجمعۃ، ر: ۸۸۷، ص ۷۰۔

وَيَذْهَبُ بِالْحُفْرِ وَهُوَ سِوَاكِي وَسِوَاكُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي. لِلْأَوْسَطِ وَفِيهِ مُعَلَّلُ بن مُحَمَّد.[1]

کے مبارک درخت کی ہے منہ کو خوشبو دار کرتی ہے اور دانتوں کی زردی کو دور کرتی ہے، وہ میری اور مجھ سے پہلے انبیا کی مسواک ہے۔ (للأوسط)

پیلو کی مسواک

حدیث شریف ۳۲

أَبُو خَيْرَةَ الصَّبَاحِي: كُنْتُ فِي الْوَفْدِ الَّذِينَ أَتَوا النَّبِيَّ ﷺ فَزَوَّدَنَا الْأَرَاكَ نَسْتَاكُ بِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدَنَا الْجَرِيْدُ وَلٰكِنَّا نَقْبَلُ كَرَامَتَكَ وَعَطِيَّتَكَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ الْقَيْسِ. لِلْكَبِيْرِ مطولًا.[2]

ابو خیرہ الصباحی فرماتے ہیں کہ میں اُس وفد میں تھا جو نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے پیلو کا درخت عطا فرمایا مسواک کے لیے تو ہم نے کہا: یارسول اللہ ہمارے پاس کھجور کی لکڑی ہے (پتے صاف کی ہوئی کھجور کی شاخ یا ٹہنی) ہے مگر ہم آپ کے اکرام اور آپ کی دی ہوئی عطا کی وجہ سے قبول کرتے ہیں تو حضور نے فرمایا: ”اے اللہ عبد قیس کی مغفرت فرما“۔ (للکبیر مطولہ)

www.ziaetaiba.com

---

[1] جمع الفوائد کتاب الطھارۃ، باب التخلیل والسواک وغسل الیدین ٦٩/ ٥٩٦۔

[2] جمع الفوائد کتاب الطھارۃ، باب التخلیل والسواک وغسل الیدین ٦٩/ ٥٩٧۔

مسواک ___ پیلو، عنم یا صنوبر

حدیث شریف ۳۳

اَلْاَسْوَکَۃُ ثَلَاثَۃٌ، اَرَاکٌ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ اَرَاکٌ فَعَنَمٌ اَوْ بَطَمٌ۔ [۱]

حضرت ابی زید الغافقی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مسواک تین ہی قسم کی درست ہے۔ اگر پیلو میسر نہ ہو تو عنم یا صنوبر۔

جمعہ کے روز مسواک

حدیث شریف ۳۴

فِیْ جُمُعَۃٍ مِنَ الْجُمَعِ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ جَعَلَہُ اللہُ

ابن سباق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جمعہ جمع

---

[۱] کنز العمال، رقم الحدیث: ۲۶۲۲۷، ج۹ص۳۲۱۔

"عنم" کو محدثین نے ایک ایسی بیل قرار دیا ہے جس کے ساتھ نرم اور ملائم شاخیں لگتی ہیں۔ الیاس انطون نے اپنی لغت میں اس بیل کا جو خاکہ بنایا ہے اس میں یہ انگور کی بیل سے مشابہت رکھتی ہے۔

فیروز اللغات میں اسے ایسی بیل قرار دیا گیا ہے جس کے ساتھ سرخ رنگ کے پھل لگتے ہیں۔

اسے پھل والی بیل قرار دینا درست نہیں کیونکہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خلال اور مسواک کے لیے ہمیشہ تلخ لکڑی سے خلال کرنے سے خصوصی طور پر منع کیا ہے۔ لغت کی کتابوں اور عمومی اصول کو سامنے رکھ کر عنم گلو کی قسم معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی شاخیں نرم تلخ مسوڑھوں کو تحریک دینے اور منہ سے بدبو دور کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

"بطم" کو زبان دانوں نے صنوبر بتایا ہے۔ اسے ہمارے یہاں عرف عام میں چیڑ کا درخت کہتے ہیں جس کے ساتھ چلغوزے لگتے ہیں۔

www.ziaetaiba.com

عِيدًا فَاغْتَسِلُوا وَمَنْ عِنْدَهُ طِيبٌ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ يَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ.[1]

کا دن ہے۔ اے مسلمانوں! اس دن کو اللہ تعالیٰ نے عید بنالیا ہے۔ پس غسل کیا کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو تو اسے خوشبو لگانا نقصان نہ دے گا اور مسواک ضرور کیا کرو۔

تہجد میں مسواک

حدیث شریف ۳۵

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.[2]

حضور نبی کریم ﷺ جب تہجد کے لیے رات میں اٹھتے تو اپنا دہنِ امبرین شریف کو مسواک سے ملتے۔

مسواک کرنے میں "عاعا" کی آواز

حدیث شریف ۳۶

www.ziaetaiba.com

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَنُّ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى

حضرت سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے

[1] مسند الموطا، ج۱، ص۶۲، رقم الحدیث:۲۳۱۔

[2] صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۱۱۳۶، ج۲، ص۵۱۔
صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۶۱۶، ج۱، ص۱۵۲۔
سنن ابوداؤد، رقم الحدیث:۵۵، ج۱، ص۲۱۔

لِسَانِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ: عَأُعَأُ.[1]

حضور مسواک کر رہے تھے اور مسواک کا کنارہ آپ کی زبان پر تھا، لہٰذا "عاعا" کی آواز آرہی تھی۔

حدیث شریف ۳۷

عَنْ أَبِي مُوسَى. قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَطَرَفُ السِّوَاكِ.[2]

حضرت سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضور کو مسواک کرتے پایا اور مسواک کا کنارہ آپ کی زبان پر تھا۔ بخاری نے عارم سے روایت کی کہ حدیث میں انہوں نے کہا کہ "أع أع" کی آواز وارد ہے۔

www.ziaetaiba.com

حدیث شریف ۳۸

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ يَقُوْلُ أُعْ أُعْ، وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ، كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ.[3]

حضرت سیّدنا ابوبردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو حضور کو مسواک ہاتھ میں لیے

---

[1] سنن النسائی، باب کیف یستاک ج۱/۹۔

[2] السنن الکبریٰ للبیہقی، باب فضائل السواک ج۱/۵۶۔

[3] صحیح البخاری، رقم الحدیث:۲۴۴ باب السواک ج۱/۵۸۔

مسواک کرتے ہوئے پایا اس طرح
کہ مسواک آپ کے منہ مبارک
میں تھی اور أع أع کی آواز آرہی ہے
گویا کہ آپ قے فرمارہے تھے“۔

رات سوتے وقت پانی اور مسواک ساتھ رکھنا

حدیث شریف ۳۹

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُوضَعُ لَہٗ وَضُوْءُہٗ وَسِوَاکُہٗ فَاِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ تَخَلّٰی ثُمَّ اسْتَاکَ۔[1]

بے شک نبی کریم ﷺ کے لیے وضو کا پانی اور مسواک رکھ دی جاتی تھی، جب آپ ﷺ رات کے وقت قیام فرماتے تو استنجا کرنے کے بعد مسواک فرماتے۔

حدیث شریف ۴۰

أَبِی مُوسٰی، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَطَرَفُ السِّوَاکِ عَلٰی لِسَانِہٖ۔[2]

حضرت سیّدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو مسواک کا ایک کنارہ آپ کی زبان پر دیکھا یعنی آپ مسواک فرمارہے تھے۔

---

[1] سنن ابوداؤد، رقم الحدیث:۵۶، ج۱، ص۲۱۔
[2] صحیح مسلم، باب السواک ج۱/ ۲۲۰۔

www.ziaetaiba.com

حدیث شریف ۴۱

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ، فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيلَ لِي: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ۔ [1]

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، اس وقت دو آدمیوں نے مجھے کھینچا، ان میں ایک دوسرے سے بڑا تھا، میں نے مسواک چھوٹے کو دی، پھر مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو مسواک دو، پھر میں نے بڑے کو مسواک دے دی۔

حدیث شریف ۴۲

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ، فَأَبْدَأُ بِهِ، فَأَسْتَاكُ، ثُمَّ أَغْسِلُهُ، وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ۔ [2]

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک فرماتے تو مجھ کو دیتے کہ میں اس کو دھوؤں تو میں اس کو دھوتی اور مسواک کرتی پھر اس کو دھو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی۔

•—•...•...•...•—•

---

[1] صحیح مسلم، باب رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج۴/ ۱۷۷۹۔

[2] السنن الکبری للبیہقی باب غسل السواک ج۱/ ۶۴۔

مسواک کرنے کی نیت اور دعا

البنایہ شرح الہدایہ میں مسواک کے دوران یہ دعا کرنے کو کہا ہے:

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ فَمِيْ وَنَوِّرْ قَلْبِيْ وَطَهِّرْ بَدَنِيْ وَطَهِّرْ جَسَدِيْ عَلَى النَّارِ

وَادْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ

یا اللہ میرا منہ پاک کردے اور دل منور فرمادے اور بدن صاف فرمادے اور میرا جسد آگ سے پاک فرما اور اپنی رحمت سے اپنے صالحین بندوں میں شمار فرما۔

انجمن ضیاء طیبہ
www.ziaetaiba.com

اور غایۃ الادراک میں تہذیب الصلوٰۃ سے ایک یہ دعا بھی نقل کی ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ تَسْوِيْكِيْ هٰذَا تَمْحِيْصًا لِذُنُوْبِيْ وَمَرْضَاةً لَكَ

يَا سَيِّدِيْ وَبَيِّضْ وَجْهِيْ كَمَا تَبَيَّضُّ بِهٖ اَسْنَانِيْ

یا اللہ میرا یہ مسواک کرنا میرے گناہوں کو صاف کرنے کا ذریعہ بنا اور اپنی رضامندی کا ذریعہ بنا، اے میرے مولا! میرا چہرہ بھی منور فرمایا جیسا کہ آپ نے جمیرے دانت اس سے سفید فرمادیے۔

مسواک کرنے کا طریقہ

مسواک شریف کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ:

سب سے پہلے مسواک کو دھولے۔

اُس کے بعد پہلے دائیں جانب اُوپر کے دانتوں کو صاف کرے۔

اس کے بعد بائیں جانب کے اوپر کے دانتوں کو صاف کرے۔

پھر دائیں جانب کے نیچے کے دانت صاف کرے۔

اس کے بعد بائیں جانب کے نیچے کے دانتوں کی صفائی کرے۔

اس طرح دائیں، بائیں اوپر نیچے کے دانتوں کی تین تین مرتبہ صفائی کرے۔ اور ہر مرتبہ مسواک کو دھولے۔

www.ziaetaiba.com

مسواک نہ بہت نرم اور نہ بہت سخت ہو بلکہ ریشہ دار ہو۔ مسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح کہ چھنگلی مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا مسواک کے سرے پر نیچے ہو اور مٹھی نہ باندھے، نہ چت لیٹ کر مسواک کرے۔ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے، لمبائی میں نہ کرے۔ مسواک کرنے کے بعد اُسے دھولے اور زمین پر پڑی ہوئی نہ چھوڑے بلکہ کھڑی رکھے اور ریشہ دار جانب اوپر ہو۔

وہ باتیں جن کا خیال رکھنا مسواک میں بہتر ہے

ویسے تو مسواک ہر لکڑی سے جائز ہے، بشر طیکہ موذی نہ ہو جیسا کہ صغیری میں ہے: "وقالوا یستاك بكل عودٍ"

البتہ بعض درخت ایسے ہیں جن سے مسواک بنانا فائدے سے خالی نہیں، نیز چند باتیں ایسی ہیں جن کا خیال رکھنا مسواک میں ضروری ہے:

۱۔ زہریلا درخت نہ ہو
۲۔ سخت لکڑی نہ ہو
۳۔ کانٹے دار نہ ہو
۴۔ تلخ درخت نہ ہو
۵۔ نرم لکڑی ہو
۶۔ اور تر لکڑی ہو
۷۔ سیدھی لکڑی ہو
۸۔ ایک انگلی کی موٹائی ہو
۹۔ ایک بالشت لمبائی ہو
۱۰۔اس کا برش باریک اور نرم کیا گیا ہو
۱۱۔ دائیں ہاتھ میں پکڑے
۱۲۔ دائیں طرف سے شروع کرے
۱۳۔ مسواک کرنے سے پہلے مسواک دھوئے
۱۴۔ مسواک کرنے کے بعد اسے صاف کرے
۱۵۔اس کو چوسے نہیں
۱۶۔عام چیزوں کی طرح اسے نہ پھینک ڈالے
۱۷۔ مسواک کرتے وقت خاص دعا پڑھی جائے
۱۸۔ جب کم ہوتے ہوتے چار انگلیوں کی مقدار سے بھی کم ہونے لگے تو اس سے مسواک نہ کرنا چاہیے۔

www.ziaetaiba.com

وہ اوقات جن میں مسواک کرنا مستحب ہے

غایۃ الادراک میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ جن جن مقامات میں مسواک کرنا مستحب ہے وہ اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا صحیح احاطہ کرنا اور بیان کرنا مشکل ہے، لیکن یہ کہنا تقریباً مغالطے سے خالی نہیں، اتنا مبالغہ بھی غیر مستحب ہے، حالاں کہ جو مقامات انہوں نے ذکر فرمائے ہیں وہ سب کے سب متداخل ہیں یعنی ایک میں بہت ساری جگہیں آجاتی ہیں، چنانچہ انہی کے طرز پر ذکر کرتے ہیں:

۱۔ وضو کے دوران مسواک سنّت ہے۔ فی سراج الظلام السواك له ای للوضوء فان المسواك عندنا من سنن الوضوء۔ سراج الظلام میں ہے کہ مسواک وضو کے لیے ہے، کیوں کہ مسواک ہمارے نزدیک وضو کی سنّتوں میں سے ہے۔

۲۔ منہ کے بدبودار ہونے کے وقت مسواک سنّت ہے، اس کے بہت سارے اقسام بن جاتے ہیں جن جن چیزوں سے منہ میں بدبو پھیلتی ہے ان میں سے ہر ایک کے استعمال اور واقع ہونے کے بعد مسواک سنّت ہے۔

۳۔ والقیام من النوم نیند سے اٹھنے کے بعد، کیوں کہ منہ میں بدبو ہوتی ہے۔

www.ziaetaiba.com

۴۔ گھر میں داخل ہونے کے وقت۔

۵۔ لوگوں سے ملاقات کے دوران۔

۶۔ قرآنِ مجید کی تلاوت کے دوران۔

۷۔ حدیثِ پاک پڑھنے کے دوران۔

۸۔ جب دانت زرد پڑ جائیں۔

۹۔ بات شروع کرنے کے دوران خصوصاً جب طویل سکوت کے بعد کلام شروع کر رہا ہو۔

۱۰۔ وقت قیام بہ تہجد، تہجد کے لیے کھڑے ہونے کے دوران۔

۱۱۔ دانتوں کے پیچ سے جب بدبو آنے لگے۔

۱۲۔ غسل سے پہلے۔

۱۳۔ رات کی نماز کے شفعوں کے درمیان۔

www.ziaetaiba.com

۱۴۔ جمعہ کے دن کثرت سے مسواک۔

۱۵۔ نیند سے پہلے

۱۶۔ نمازِ وتر کے بعد

۱۷۔ وقتِ سحر

۱۸۔ نماز کے لیے کھڑے ہونے کے وقت

مسواک شریف کے پچاس (۵۰) فوائد

حضرت علامہ سیّد احمد طحطاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے مراقی الفلاح شرح نورالایضاح کے حاشیہ اَلطّحطاوی میں فرمایا کہ مسواک شریف کے وہ فضائل جو ائمۂ کرام علیہم الرضوان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے نقل کیے ہیں، وہ درج ذیل ہیں۔

فرماتے ہیں کہ عَلَیۡکُمۡ بِالسِّوَاکِ فَلَا تَغۡفُلُوۡا عَنۡہُ وَاَدِیۡمُوۡہُ۔

ترجمہ: مسواک شریف تم اپنے اوپر لازم کرلو، اس سے غفلت نہ برتو اور اس پر ہمیشگی کرو؛ فَاِنَّ فِیۡہِ کیوں کہ اس میں درج ذیل (فوائد) ہیں:

۱۔ رِضَا الرَّحۡمٰن، ربّ رحمٰن کی رضا ہے۔

۲۔ تُضاعف صَلَاتَہٗ اِلٰی تِسۡعَۃٍ وَّتِسۡعِیۡنَ ضِعۡفًا اَوۡ اِلٰی اَرۡبَعَ مِائَۃِ ضِعۡفٍ، مسواک نماز کے ثواب کو ۹۹ گنا سے ۴۰۰ گنا تک بڑھا دیتی ہے۔

۳۔ وَاِدَامَتُہٗ تُوۡرِثُ السَّعَۃَ وَالۡغِنٰی، اور مسواک کا ہمیشہ کرنا وسعت اور غنٰی (برکت) کا باعث ہوتا ہے۔

۴۔ وَتَیۡسِیۡرُ الرِّزۡقِ، اور روزی میں آسانی کا باعث ہوتی ہے۔

۵۔ وَیَطِیۡبُ الۡفَمُ، اور منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔

۶۔ یَشُدُّ اللِّثَّۃَ، مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔

۷۔ یَسۡکُنُ الصُّدَاعَ وَعُرُوۡقَ الرَّأۡسِ حَتّٰی لَا یَضۡرِبَ عِرۡقُ سَاکِنٍ وَلَا یَسۡکُنَ عِرۡقُ جَاذِبٍ، سر کے درد کو آرام دیتی ہے اور سر کی تمام رگوں

www.ziaetaiba.com

کو سکون بخشتی ہے، یہاں تک کہ کوئی ساکن رگ حرکت نہیں کرتی اور نہ حرکت کرنے والی ساکن ہوتی ہے۔

۸۔ وَيَذْهَبُ وَجَعُ الرَّأْسِ وَالْبَلْغَمُ، اور سر کا درد اور بلغم دور ہو جاتا ہے۔

۹۔ وَيَقْوَى الْاَسْنَانُ، اور دانت قوی ہوتے ہیں۔

۱۰۔ وَيَجْلُو الْبَصَرُ، آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔

۱۱۔ وَيُصَحِّحُ الْمِعْدَةَ، اور معدہ صحیح ہوتا ہے۔

۱۲۔ وَيَقْوَى الْبَدَنُ، اور بدن مضبوط ہوتا ہے۔

۱۳۔ وَيَزِيْدُ الرَّجُلُ فَصَاحَةً وَّحِفْظًا وَّعَقْلًا، اور آدمی کا حافظہ، عقل اور فصاحت زیادہ ہوتی ہے۔

۱۴۔ وَيَطْهُرُ الْقَلْبُ، اور قلب پاک ہوتا ہے۔

۱۵۔ وَيَزِيْدُ فِي الْحَسَنَاتِ، اور نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۶۔ وَيَفْرَحُ الْمَلَآئِكَةُ وَتُصَافِحُهُ لِنُوْرِ وَجْهِهٖ، اور ملائکہ خوش ہوتے ہیں اور اُس (مسواک کرنے والے) کے چہرے کے نور کی وجہ سے اُس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں۔

۱۷۔ وَتُشَيِّعُهُ اِذَا خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ، اور جب وہ (مسواک کرنے والا) نماز کے لیے نکلتا ہے تو ملائکہ اُس کے ساتھ جاتے ہیں۔

فائدہ: تَشْيِيْعًا کا معنیٰ ہے "کسی کے ساتھ جانا، یہاں تک کہ منزلِ مقصود کو پہنچ جائے"۔ پس پتا چلا کہ ملائکہ مسواک کرنے والے کو جائے نماز یا مسجد تک چھوڑنے جاتے ہیں۔

www.ziaetaiba.com

۱۸۔ وَتَسْتَغْفِرُ حَمَلَةُ الْعَرْشِ لِفَاعِلِهِ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، اور جب وہ (مسواک کرنے والا) مسجد سے نکلتا ہے تو عرش کو اُٹھانے والے (ملائکہ) اُس کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

۱۹۔ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْاَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ، اور اس (مسواک کرنے والے) کے لیے انبیاو رسلِ کرام علیہم السلام بھی دُعائے مغفرت فرماتے ہیں۔

۲۰۔ وَالسِّوَاكُ، اور مسواک

سَكَطَةٌ لِلشَّيْطَانِ، شیطان کو ناراض کرنے والی ہے۔

مِطْرَدَةٌ لَّهُ، شیطان کے لیے نیزہ ہے۔

مِصْفَاةٌ لِلذِّهْنِ، ذہن کو صاف کرنے والی ہے۔

مِهْضَمَةٌ لِّلطَّعَامِ، کھانے کو ہضم کرنے والی ہے۔

مُكْثِرَةٌ لِّلْوَلَدِ، افزائش نسل کرنے والی ہے۔

۲۱۔ وَيُجِيزُ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ، پُلِ صراط سے اچک لے جانے والی بجلی کی مثل تیزی سے گزر جائے گا۔

www.ziaetaiba.com

۲۲۔ وَيُبْطِئُ الشَّيْبَ، اور بڑھاپا دیر سے لاتی ہے۔

۲۳۔ يُعْطَى الْكِتَابُ بِالْيَمِينِ، نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

۲۴۔ وَيَقْوَى الْبَدَنُ عَلَى طَاعَةِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے بدن قوی ہو جاتا ہے۔

۲۵۔ وَيَذْهَبُ الْحَرَارَةُ مِنَ الْجَسَدِ، اور بدن سے حرارت دور ہو جاتی ہے۔

۲۶۔ وَيَذْهَبُ الْوَجَعُ، اور درد دور ہو جاتا ہے۔

۲۷۔ وَيَقْوَى الظَّهْرُ، اور کمر مضبوط ہو جاتی ہے۔

۲۸۔ وَیُذَکِّرُ الشَّھَادَۃَ، اور (مسواک) کلمۂ شہادت یاد دلاتی ہے۔

۲۹۔ وَیُسْرِعُ النَّزْعَ، اور (مسواک) نزع میں جلدی کرتی ہے۔

۳۰۔ وَیُبَیِّضُ الْاَسْنَانُ، اور دانت سفید ہوتے ہیں۔

۳۱۔ وَیُطَیِّبُ النَّکْھَۃُ، اور منہ کی بُو کو ختم کرتی ہے۔

۳۲۔ وَیُصَفِّی الْحَلْقَ، اور حلق کو صاف کرتی ہے۔

۳۳۔ وَیَجْلُو اللِّسَانُ، اور زبان ستھری ہوتی ہے۔

۳۴۔ وَیُزَکِّی الْفِطْنَۃُ، اور سوچ پاک ہو جاتی ہے۔

۳۵۔ وَیَقْطَعُ الرُّطُوْبَۃَ، اور رطوبت ختم ہوتی ہے۔

۳۶۔ وَیُحِدُّ الْبَصَرَ، اور نگاہ کو تیز کرتی ہے۔

۳۷۔ وَیُضَاعِفُ الْأَجْرُ، ثواب کو دگنا کرتی ہے۔

۳۸۔ وَیُنْمِی الْمَالُ وَالْاَوْلَادُ، اور مال اور اولاد بڑھتی ہے۔

۳۹۔ وَیُعِیْنُ عَلٰی قَضَآءِ الْحَوَائِجِ، اور حاجات پوری کرنے میں مدد کرتی ہے۔

۴۰۔ وَیُوَسِّعُ عَلَیْہِ فِیْ قَبْرِہٖ، اُس (مسواک کرنے والے) پر قبر فراخ ہوتی ہے۔

www.ziaetaiba.com

۴۱۔ وَیُؤْنِسُہٗ فِیْ لَحْدِہٖ، اور وہ اپنی لحد میں اُنس پاتا ہے۔

۴۲۔ وَیُکْتَبُ لَہٗ أَجْرُ مَّنْ لَّمْ یَسْتَاکْ فِیْ یَوْمِہٖ، جس دن مسواک نہ کرے اُس دن بھی اُس کے لیے اجر (ثواب) لکھا جاتا ہے۔

۴۳۔ وَیُفْتَحُ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ، اور اُس (مسواک کرنے والے) کے لیے جنّت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

۴۴۔ وَتَقُوْلُ لَہُ الْمَلَائِکَۃُ ھٰذَا مُقْتَدٍیٌّ بِالْاَنْبِیَآءِ یَقْفُوْ آثَارَھُمْ وَیَلْتَمِسُ ھَدْیَھُمْ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ، ملائکہ اُس (مسواک کرنے والے) کے بارے

میں کہتے ہیں کہ یہ انبیا علیہم السلام کا پیروکار ہے۔ اُن (انبیا علیہم السلام) کے طریقے سے واقف ہے اور ہر روز اُن کی رہنمائی طلب کرتا ہے۔

۴۵۔ وَیُغْلَقُ عَنْهُ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ، اور اُس سے جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔

۴۶۔ وَلَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ مُّطَهَّرٌ، مسواک کرنے والا دنیا سے پاک وصاف ہو کر رخصت ہو گا۔

۴۷۔ وَلَا تَأْتِيْهِ مَلَكُ الْمَوْتِ عِنْدَ قَبْضِ رُوْحِهٖ اِلَّا فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ يَأْتِيْ فِيْهَا الْاَوْلِيَآءُ، ملک الموت (موت کا فرشتہ) مسواک کرنے والے کے پاس دوستوں کی شکل میں اُس کی روح قبض کرنے کے لیے آئے گا۔

۴۸۔ وَفِيْ بَعْضِ الْعِبَارَاتِ الْاَنْبِيَآءُ، اور بعض عبارات میں آیا ہے کہ انبیاء کی صورتِ مبارکہ میں آئے گا۔

۴۹۔ وَلَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَسْقِيَ شَرْبَةً مِّنْ حَوْضِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم، وہ (مسواک کرنے والا) دنیا سے اُس وقت تک نہ جائے گا جب تک ہمارے نبیِّ کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے حوضِ کوثر سے سیر اب نہ ہو جائے۔

۵۰۔ مُطَهِّرَةٌ لِّلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ، (مسواک) منہ کو پاک کرنے والی اور ربِّ قدوس کو راضی کرنے والی ہے۔

(''حاشیہ الطحطاوی''، کتاب الطہارۃ، فصل فی سنن الوضوء، ص ۴۵)

مسواک کے آداب

۱۔ مسواک سنّت ہے، ہمارے نبی ﷺ اور تمام انبیاءِ کرام جو آپ سے پہلے گزرے ہیں ان کی سنّت اور پاکیزہ عادات میں سے ہے۔ علامہ شامی نے وضو میں مسواک کرنا سنّتِ مؤکدہ قرار دیا ہے۔ (شامی، ج۲، ص۱۶۸) اور جمہور نے سنت کہا ہے۔

۲۔ مسواک دائیں جانب یعنی منہ کے دائیں رخ سے کرے۔ (مرقات، ص۳۰۰)

۳۔ امام نووی نے لکھا ہے کہ چھوٹے بچوں کو بھی مسواک کی تعلیم دے تاکہ وہ بھی اس سنّت کے عادی ہوں۔ (شرح مسلم، ص۳۷)

۴۔ مسواک کو مٹھی میں پکڑ کر نہ کرے کہ اس سے مرضِ بواسیر پیدا ہوتا ہے۔ (السعایہ، ص۱۹۹)

www.ziaetaiba.com

۵۔ مسواک لیٹ کر نہ کرے اس سے تِلّی بڑھتی ہے۔ (طحطاوی، ص۳۸)

۶۔ مسواک کو چوسے نہیں کہ نابینائی (اندھاپن) کا باعث ہے؛ لیکن اگر نئی مسواک ہو تو پہلی مرتبہ چوسا جاسکتا ہے۔

(السعایہ، ص۱۹۹)

۷۔ اگر مسواک خشک ہو تو اسے پانی سے بھگو کر، نرم کرلینا مستحب ہے۔

(طحطاوی، ص۳۷، عمدۃ، ص۱۸۵)

۸۔ پہلی مرتبہ نئی مسواک کو چوسنا جذام اور برص کو دفع کرتا ہے، موت کے علاوہ تمام بیماریوں سے شفا ہے اس کے بعد چوسنا نسیان پیدا کرتا ہے۔ (اتحاف السادۃ، ص۵۳۱۔ شامی، ج۱ص۱۱۵)

۹۔ مجمعِ عام جہاں مسلمانوں کا اجتماع ہو مسواک کر کے شریک ہونا مستحب ہے۔ (بحر، منحۃ الخالق، ص۲۱)

۱۰۔ مسواک اس وقت تک کرے جب تک کہ دانتوں کی بدبو اور زردی زائل نہ ہو جائے اور میل و گندگی کے ختم ہو جانے کا یقین نہ ہو جائے۔ (شامی، ص۱۱۴)

عمدۃ القاری میں ہے کہ اس وقت تک کرے جب تک کہ منہ کی بدبو زائل نہ ہو جائے اور پیلا پن ختم نہ ہو جائے۔ (ج۶ص۱۸۱)

۱۱۔ مسواک ۳مرتبہ ۳پانی سے کرنا مستحب ہے۔ (شامی، ص۱۱۴)

۱۲۔ ہر مرتبہ مسواک کو پانی سے تر کرے اور بھگا دے۔ (شامی، ص۱۱۴)

۱۳۔ مسواک دائیں ہاتھ سے کرنا مستحب ہے۔ (شامی، ص۱۱۴)

www.ziaetaiba.com

۱۴۔ مسواک شروع میں ایک بالشت ہو بعد میں کرتے کرتے چھوٹی ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اگر اتفاق سے مسواک نہ ہو تو انگلی سے کرے کہ مسواک نہ ہونے کی صورت میں انگلی اس کے قائم مقام ہے۔ (السعایہ)

۱۵۔ انگلی سے مسواک کرے تو ہاتھ کی انگشتِ شہادت سے کرے۔ (شامی)

۱۶۔ انگوٹھے سے بھی دانت کا ملنا درست ہے۔ (شامی، ص۱)

۱۷۔ کسی سخت اور صاف و کھردرے کپڑے کے ٹکڑے سے بھی دانت کو مل کر صاف کیا جاسکتا ہے۔

۱۸۔ جس طرح وضو میں مسواک مسنون ہے، اسی طرح غسل میں بھی مسواک سنّت ہے۔(الاذکار)

۱۹۔ دوسرے کی مسواک بلا اجازت مکروہ ہے۔(السعایہ، ص۱۱۹)

۲۰۔ مسواک کرنے سے قبل بھی دھوئے اور کرنے کے بعد دھو کر رکھے، ورنہ شیطان مسواک کرنے لگتا ہے۔(طحطاوی، ص۳۷)

۲۱۔ عینِ مسجد یا صحنِ مسجد میں مسواک نہ کرے کہ اس سے منہ کی بدبو مسجد میں پھیلے گی اور تھوک وغیرہ یا مسواک کے ریزے مسجد میں گریں گے۔(مرقات، ج ا ص ۳۰۲)

۲۲۔ مرض الموت اور نزع کی حالت طاری ہونے سے قبل مسواک کرنا مسنون اور بڑی فضیلت کی بات ہے۔(حدیث)

۲۳۔ مسواک کو ہمیشہ اپنے پاس جیب وغیرہ میں رکھنا بہتر ہے تاکہ جب جہاں نماز یا وضو کا موقع ہو مسواک کی فضیلت ساتھ ہو۔(حدیث)

۲۴۔ مسواک کی لکڑی سیدھی ہونی چاہیے۔ اس میں گرہ وغیرہ نہ ہو، ہاں ایک آدھ گرہ ہو تو مضائقہ نہیں ہے۔

۲۵۔ مسواک کھڑی کرکے رکھنی چاہیے، زمین پر نہ ڈالی جائے ورنہ جنون کا خطرہ ہے، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مسواک کو زمین پر رکھنے کی وجہ سے مجنون ہو جائے تو وہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے کہ یہ خود اس کی غلطی ہے۔

www.ziaetaiba.com

۲۶۔ بیت الخلا میں مسواک کرنا مکروہ ہے۔

۲۷۔ مسواک دونوں طرف سے استعمال نہ کی جائے۔

۲۸۔ کہیں مجلس میں اس طرح مسواک کرنا کہ منہ کی رال ٹپک رہی ہے مکروہ ہے۔

۲۹۔ بائیں ہاتھ سے مسواک کرنا مکروہ ہے۔

۳۰۔ قیام کی حالت میں مسواک کرنا دردِ زانو پیدا کرتا ہے۔

۳۱۔ چلتے ہوئے مسواک کرنا اس لیے مکروہ ہے کہ اس سے دردِ کمر ہوتا ہے۔(مفتاح الجنان فی غایۃ الادراک)

۳۲۔ حمام میں مسواک کرنا بھی مکروہ ہے؛ منہ کی بدبو اس سے پیدا ہوتی ہے۔(مفتاح الجنان)

۳۳۔ کوڑا کرکٹ کی جگہ مسواک کرنا اللہ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ عمل اور باعثِ عتاب ہے۔ (مفتاح الجنان)

۳۴۔ مسواک سے اور کوئی کام لینا مکروہ ہے۔

www.ziaetaiba.com

مسواک
امام احمد رضا رضی اللہ عنہ
کی تحقیق

مسواک کتنی ہونی چاہیے:

امام عارف باللہ حکیم الامہ سیدی محمد بن علی ترمذی قدس سرّہٗ سے منقول ہے، در مختار میں ہے:

لایزاد علی الشبر والا فالشیطان یر کب علیه. [1]

مسواک ایک بالشت سے زیادہ نہ ہو، ورنہ اس پر شیطان سوار ہوتا ہے۔

حاشیہ طحطاویہ علیٰ مراقی الفلاح میں ہے:

یکون طول شبر عه مستعمله لان الزائد یر کب علیه الشیطان. [2]

مسواک جو استعمال کرنے والا ہے اس کی بالشت بھر ہونی چاہیے، اس لیے کہ جو زیادہ ہو اس پر شیطان سواری کرتا ہے۔

شرح نقایہ علامہ قہستانی میں ہے:

www.ziaetaiba.com

قال الحکیم الترمذی لایزاد علی الشبر والا فالشیطان رکب علیه. [3]

حکیم ترمذی نے فرمایا: مسواک ایک بالشت سے زیادہ نہ کی جائے ورنہ اس پر شیطان سواری کرتا ہے۔

---

[1] الدر المختار، کتاب الطهارة، مطبع مجتبائی، دهلی، ۱/۲۱۔

[2] حاشية طحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الطهارة، فصل فی سنن الوضوء، دار الکتب العلمیه، بیروت، ۱/۴۰۔

[3] جامع الرموز کتاب الطهارة مکتبه اسلامیه گنبد قابوس ایران ۱/۲۹۔

اور اس سے کوئی مانع نہیں اس لیے کہ شیطان موجود ہے اور اس کا سوار ہونا ممکن ہے اور حقیقتِ حال خدا ہی خوب جانتا ہے۔

("فتاوٰی رضویہ"، جدید: ۱/ ۲۳۴،۲۳۵)

مِسواک سُنّت ہے:

مسواک ہمارے نزدیک سنّتِ وضو ہے، بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ ان کے نزدیک سنّتِ نماز ہے، لہٰذا جو ایک وضو سے چند نمازیں پڑھے ہر نماز کے لیے مسواک کرنا مطلوب نہیں جب تک منہ میں کسی وجہ سے تغیر نہ آگیا ہو، کہ اب اس دفع تغیر کے لیے مستقل سنّت ہوگی، ہاں وضو بے مسواک کر لیا ہو تو اب پیش از نماز کرلے کما فی الدرر وغیرہ (جیسا کہ دُرَر وغیرہ میں ہے)۔

("فتاوٰی رضویہ"، جدید،۱/ ۵۹۹)

مسئلہ: مسواک ہمارے نزدیک نماز کے لیے سنّت نہیں، بلکہ وضو کے لیے، تو جو ایک وضو سے چند نمازیں پڑھے ہر نماز کے لیے اس سے مسواک کا مطالبہ نہیں جب تک منہ میں کوئی تغیر نہ آگیا ہو۔ ہاں، اگر وضو بے مسواک کر لیا تھا تو اب وقتِ نماز مسواک کرلے۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما عن رسول اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ تسوك وتوضأعہ ثم قام فصلی وفی سنن ابی داؤد عن عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا ان

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرمائی کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی اور وضو کیا پھر اٹھ کر نماز ادا کی۔ سنن ابو داؤد میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

النبی ﷺ کان لا یرقد من لیل ولا نہار فیستیقظ الا تسوك قبل ان یتوضأ وفی المحیط وتحفة الفقهاء وزاد الفقهاء ومبسوط شیخ الاسلام محلة المضمضة تکمیلا للانقاء واخرج الطبرانی عن ایوب قال کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذا توضأ استنشق ثلثا وتمضمض وادخل اصبعه فی فمه وهذا ربما یدل علی ان وقت الاستیاك حالة المضمضة فان الاستیاك بالاصبع بدل عن الاستیاك بالسواك والاصل کون الاشتغال بالبدل وقت الاشتغال بالاصل۔[1]

کہ رسول اللہ ﷺ دن یا رات میں جب بھی سوکر بیدار ہوتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک کرتے۔

مسواک کا وقت کُلّی کرنے کی حالت میں ہے تاکہ صفائی مکمل ہو جائے۔

(محیط، تحفۃ الفقہا، زاد الفقہا اور مبسوط شیخ الاسلام)

حضرت "ایوب" سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو فرماتے تو تین بار ناک میں پانی لے جاتے اور کُلّی کرتے اور انگلی منہ میں داخل کرتے۔ (اخرج الطبرانی) اس حدیث سے کچھ دلالت ہوتی ہے کہ مسواک کا وقت کُلّی کرنے کی حالت میں ہے، اس لیے کہ انگلی استعمال کرنا مسواک استعمال کرنے کا بدل ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ بدل میں مشغولی اسی وقت ہو جس وقت اصل میں مشغولیت ہوتی۔

("فتاوٰی رضویہ"، جدید، ۱/ ۶۰۰)

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب السواك، قدیمی کتب خانه، کراچی، ۱/ ۱۲۸۔
حلیة المجلی شرح منیة المصلی۔

کیا انگلی مسواک کا بدل ہے؟

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت فرماتے ہیں:

میں کہتا ہوں قطعی وضروری طور پر معلوم ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو مسواک کرنا بہت محبوب تھا اور صرف بیانِ جواز کے لیے ایک بار ایسا کیا، تو چاہیے کہ اس عمل کا وقتِ مضمضہ ہونا بھی اسی غرض سے ہو یعنی جس نے مثلاً بھول کر مسواک نہیں کی اور بروقت اس کے پاس مسواک موجود نہیں تو وہ وقتِ مضمضہ انگلیوں سے صفائی کرلے، اوراس سے مسواک کا مقررہ وقت حالت مضمضہ ہونے پر حدیث کی دلالت بہت ضعیف ہوتی ہے۔

روی ابو عبید فی کتاب الطھور عن امیر المؤمنین عثمٰن رضی اللہ تعالی عنہ انہ کان اذا توضأ یسوك فاہ باصبعه [1] لکنی اقول معترك عظیم فی دلالة کان یفعل علی الاستمرار بل علی التکرار ولی فیھا رسالة سمیتھا ''التاج المکلل فی انارة مدلول کان یفعل'' فان اخترنا ان لا،لم یدل علی

ابو عبید نے کتاب الطہور میں امیر المومنین حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت کی ہے کہ "کان اذا توضأ یسوك فاہ باصبعه" (وہ جب وضو کرتے تھے تو انگلی سے منہ (بطورِ مسواک) صاف کرلیا کرتے تھے۔ لیکن میں کہتا ہوں اس میں سخت معرکہ آرائی ہے کہ کان یفعل (کیا کرتے تھے) کی دلالت استمرار، بلکہ تکرار پر ہوتی ہے یا نہیں اور اس مسئلے سے متعلق میرا ایک رسالہ ہے،

[1] کتاب الطھور باب المضمضة والاستنشاق یستعان علیھا بالاصابع حدیث ۲۹۸، دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۱۱۶۔

www.ziaetaiba.com

الاستنان اونعم فما کان عثمٰن لیواظب علی ترك السواك فی محله مع انهم هم الائمة الاعلام العاضون بنواجذهم علی سنن سید الانام علیه وعلیهم الصلاة والسلام، فاذن ینقدح فی الذهن واللہ اعلم ان السنة السواك قبل الوضوء وان یعالج باصبعه عند المضمضة لکن لااجترء علی القول به لانی لم اجد احدا من علمائنا مال الیه.

جس کا میں نے نام رکھا ہے: ”التاج المکلل فی انارۃ مدلول کان یفعل“؟ اگر ہم یہ اختیار کریں کہ یہ لفظ استمرار و دوام پر دلالت نہیں کرتا تو مسنون ہونے پر اس کی دلالت ثابت نہ ہوگی، اور اگر یہ اختیار کریں کہ استمرار پر دلالت کرتا ہے تو حضرت عثمان کی یہ شان نہیں ہو سکتی کہ اصل مقام پر مسواک ترک کرنے پر وہ مداومت فرماتے رہے ہوں، جب کہ یہی حضرات تو وہ بزرگ پیشوا وائمّہ ہیں جو سیّدِ انام علیہ و علیہم الصّلوٰۃ والسلام کی سنّتوں کو دانت سے پکڑتے رہنے والے ہیں، اب ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ سنّت یہ ہے کہ وضو سے پہلے مسواک کرے اور کُلّی کرتے وقت انگلی سے صفائی کرے، لیکن میں اسے کہنے کی جسارت نہیں کرتا؛ کیوں کہ اپنے علما میں سے کسی کو میں نے اس طرف مائل نہ پایا۔

(”فتاوٰی رضویہ“، جدید، ۱/ ۶۰۱، ۶۰۲)

www.ziaetaiba.com

ابو نُعَیم نے کتاب السواک میں حضرت عمرو بن عوف مُزَنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: انگلیاں مسواک کی جگہ کافی ہوں گی، جب کہ مسواک نہ ہو، اور اس تقیید پر ہمارے علما نے اس قید میں تطبیق دی ہے۔ حلیہ میں ہے کہ: مسواک موجود ہے تو انگلی اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی، اور موجود نہیں ہے تو اس کے قائم مقام ہو جائے گی، اسے کافی وغیرہ میں ذکر کیا ہے، مراد یہ ہے کہ مسواک کا ثواب مل جائے گا جیسا کہ خلاصہ میں ذکر کیا ہے، اور غنیہ میں ہے کہ لکڑی موجود ہے تو انگلی اس کے قائم مقام نہ ہو سکے گی۔

(''فتاوٰی رضویہ''، جدید، ۱/ ۶۰۳)

انگلی سے دانت مانجنے پر ثواب ملے گا یا نہیں:

مسئلہ: مسواک موجود ہو تو انگلی سے دانت مانجنا ادائے سنّت و حصول ثواب کے لیے کافی نہیں، ہاں مسواک نہ ہو تو انگلی یا سخت اور کھردرا کپڑا ادائے سنّت کر دے گا، اور عورتوں کے لیے مسواک موجود ہو جب بھی مسّی کافی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

وفی الھندیۃ عن المحیط والظھیریۃ لاتقوم الاصبع مقام الخشبۃ فان لم توجد فحینئذ تقوم الاصبع من یمینہ مقام الخشبۃ[1] اھ وفی

ہندیہ میں محیط اور ظہیریہ سے نقل ہے کہ انگلی، لکڑی کے قائم مقام نہیں ہو سکتی، اگر مسواک موجود نہیں ہے تو داہنے ہاتھ کی انگلی اس کے قائم

[1] الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ،سنن الوضوء، الفصل الثانی، نورانی کتب خانہ،پشاور، ۱/ ۷۔

الدر عند فقدہ او فقد اسنانہ تقوم الخرقة الخشنة اوالاصبع مقامه کما یقوم العلك مقامه للمراة مع القدرة علیه[1] اھ وھو ماخوذ من البحر و زاد فیه تقوم فی تحصیل الثواب لاعند وجودہ[2].اھ

مقام ہو جائے گی۔ در مختار میں ہے: مسواک نہ ہو یا دانت نہ ہوں تو کھردرا کپڑا یا انگلی مسواک کے قائم مقام ہو جائے گی، جیسے عورت کو مسواک کی قدرت ہو جب بھی مسّی اس کے قائم مقام ہو جائے گی۔ یہ کلام، بحر سے ماخوذ ہے اور بحر میں مزید یہ بھی ہے کہ انگلی تحصیلِ ثواب میں مسواک کے قائم مقام ہو جائے گی اور مسواک موجود ہو تو نہیں۔۔۔

("فتاوٰی رضویہ"، جدید، ۱/ ۶۰۴)

حیث قال فی آداب الوضوء تحت قول المنیة وان یستاك بالسواك ان كان والا فبالاصبع كون الادب فی فعله ان یكون فی حالة المضمضة علی قول بعض المشائخ.[3] اھ

اس طرح کہ انہوں نے آدابِ وضو کے بیان میں منیہ کی عبارت وان یستاك بالسواك (اور یہ کہ مسواک سے صفائی کرے) کے تحت فرمایا: اگر مسواک موجود ہو ورنہ انگلی سے۔ بعض مشائخ

www.ziaetaiba.com

---

[1] الدر المختار، کتاب الطھارۃ، سنن الوضوء مطبع مجتبائی، دھلی، ۱/۲۱۔

[2] بحر الرائق کتاب الطھارۃ، سنن الوضوء، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ۱/۲۱۔

[3] حلیة المجلی شرح منیة المصلی۔

کے قول پر اس کے استعمال میں مستحب یہ ہے کہ کُلّی کرتے وقت ہو۔

(''فتاوٰی رضویہ''، جدید،۱/ ۶۰۴)

عنایہ میں ہے:

یستاك عرضا لا طولا عند المضمضة.[1]

کلی کے وقت مسواک کرے گا دانتوں کی چوڑائی میں، لمبائی میں نہیں۔

(''فتاوٰی رضویہ''، جدید: ۱/ ۶۰۵)

ہڈی کی مسواک:

مسئلہ ۱۸۰: از گلگٹ مرسلہ سردار امیر خان ملازم کپتان اسٹوٹ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہڈّی مردار جانور کی پاک ہے یا ناپاک ہے کیونکہ سینگ تو ہر جانور کا پاک ہے اگر مِسواک میں ہڈّی ہاتھی دانت کی ہو تو کیسی ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: ہڈی ہر جانور کی پاک ہے حلال ہو یا حرام، مذبوح ہو یا مردار جبکہ اس پر بدنِ میتہ کی کوئی رطوبت نہ ہو سوا سؤر کے کہ اس کی ہر چیز ناپاک ہے۔ مِسواک میں ہاتھی دانت کی ہڈی ہو تو کچھ حرج نہیں، ہاں اس کا ترک بہتر ہے۔۔۔

www.ziaetaiba.com

---

[1] العنایۃ مع فتح القدیر، کتاب الطھارات، مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر ۱/ ۲۱۔

دُر مختار میں ہے:

شعر المیتة غیر الخنزیر وعظمها طاهر.[1]	خنزیر کے علاوہ مردار کے بال اور ہڈیاں پاک ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

(''فتاوٰی رضویہ''، جدید:۴/ ۴۷۱)

مسئلہ: از گلگت چھاؤنی جوئنال مرسلہ سیّد محمد یوسف علی صاحب، شعبان ۱۳۱۲ھ

جناب مولوی صاحب مخدوم مکرم سلامت، بعد آداب تسلیمات کے گزارش یہ ہے کہ براہِ مہربانی اس کا جواب بہت جلد مرحمت فرمایئے گا، کیوں کہ اس جگہ پر خط عرصہ سے پہنچتا ہے، بوجہ برف کے جواب کے واسطے عرصہ دوماہ کا ہونا چاہیے، بندے کو اس وقت سوا آپ کے اور کوئی نہیں یاد آیا، امیدوار ہوں کہ اکثر یہاں کے لوگ ناواقف ہیں، چند باتیں میں سوال میں لاتا ہوں ان کا جواب دیجیے گا۔ فقط۔

ایک قسم کا دانت صفا کرنے کا بجائے مسواک کے انگریزی برش ہے اس سے دانت خوب صفا ہوتے ہیں چند شخص کہتے ہیں اس کا دستہ ہاتھی دانت کا ہے اور سینگ کے بال ہیں۔ فرض کیا اگر سینگ کے بال ہیں ان کو منہ میں لینا کیسا ہے؟ چونکہ کوئی اس سے اصلاً خبر نہیں رکھتا عقل سے ہاتھی دانت بتاتے ہیں۔

الجواب: سینگ ہر جانور یہاں تک کہ مردار کا بھی پاک ہے اس کی بنی مسواک منہ میں لینی جائز ہے، در مختار میں ہے:

---

[1] در مختار، کتاب الطهارة، مطبوعه مجتبائی، دهلی، ۱/ ۳۸۹۔

شعر المیتة غیر الختر و حاضرھا — سوائے سؤر کے ہر مردار کے بال، کھر
وقرنھا طاھر اھ ملتقطا. — اور سینگ پاک ہوتے ہیں اھ ملتقطا۔

البتہ خنزیر کے بالوں کا برش نجس ہے اور اس کا استعمال حرام۔ اس سے دانت مانجنا ایسا ہے جیسے پاخانے سے اور وہ بھی بلادِ یورپ سے آتے اور علانیہ بکتے ہیں، معلوم ہونے کی صورت میں تو صریح حرام ہی ہے اور شبہہ کی حالت میں بھی بچنا ہے، اور اصل تو یہ ہے کہ مسواک کی سنّت چھوڑ کر نصرانیوں کا برش اختیار کرنا ہی سخت جہالت وحماقت اور مرضِ قلب کی دلیل ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔
(”فتاوی رضویہ“، جدید: ۲۱/ ۶۱۹۔۶۲۱)

مسواک والی نماز ستر درجہ بہتر:

الحدیث: صلاۃ بسواك خیر من سبعین صلاۃ بغیر سواك.[1] — مسواک کے ساتھ نماز بے مسواک کی ستّر ۷۰ نمازوں سے بہتر ہے۔
(”فتاوی رضویہ“، جدید، ۵/ ۴۶۹)

تین چیزیں حضور ﷺ پر فرض ہمارے لیے سنّت:

اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

ثلث ھن علیّ فرائض وھن لکم سنة الوتر والسواك وقیام اللیل.[2] — تین چیزیں مجھ پر فرض اور تمہارے لیے سنت ہیں: وتر و مسواک وقیامِ شب۔
(”فتاوی رضویہ“، جدید: ۷/ ۴۰۳)

---

[1] مسند احمد بن حنبل از مسند عائشہ رضی اللہ عنہا، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، ۶/ ۲۷۲۔
[2] تفسیر در منثور بحوالہ معجم اوسط وسنن بیہقی، زیرِ آیہ ومن الیل فتھجد بہ نافلة لك مطبوعہ مکتبہ آیة اللہ العظیمی قم ایران ۴/ ۱۹۶۔

روزے میں مسواک:

مسئلہ: مسئولہ امانت علی شاہ ساکن قصبہ نواب گنج ضلع بریلی، ۱۷رمضان ۱۳۳۱ھ

روزہ دار کو مسواک کرنا چاہیے یا نہیں؟ اور مسواک کی لکڑی چبانا چاہیے یا نہیں؟ اور دانتوں میں خلال کرنا چاہیے یا نہیں؟ اور منجن ملنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب: مسواک کرنا سنّت ہے، ہر وقت کر سکتا ہے، اگر چہ تیسرے پہر یا عصر کو۔ چبانے سے لکڑی کے ریزے چھوٹیں یا مزہ محسوس ہو تو نہ چاہیے، خلال کرنے میں تو کوئی مضائقہ نہیں، مگر رات کا دانتوں میں کچھ بچار کھنا نہ چاہیے جسے دن کو خلال سے نکالے، ہاں سحری کھا کر فارغ ہُوا تھا کہ صبح ہو گئی تو اب ہی خلال کرے گا اس کا حرج نہیں، روزہ میں منجن ملنا نہ چاہیے۔

("فتاوٰی رضویہ"، جدید، ۱۰/ ۵۱۰۔۵۱۱)

روزے میں منجن وغیرہ کا استعمال:

مسئلہ: از بلگرام شریف محلہ میدان پورہ مرسلہ حضرت سیّد ابراہیم صاحب، ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ۔

www.ziaetaiba.com

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روزے میں منجن جو بادام، کوئلہ، سپاری و گل وغیرہ کا بنتا ہے اُس کا استعمال کرنا کیسا ہے اور دربارۂ مسواک کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب: مسواک مطلقاً جائز ہے، اگر چہ بعدِ زوال، اور منجن ناجائز وحرام نہیں، بلکہ اطمینان کافی ہو کہ اس کا کوئی جزو حلق میں نہ جائے گا، مگر بے ضرورتِ صحیحہ کراہت ضرور ہے، درمختار میں ہے:

کرہ لہ ذوق شیء.[1] (روزہ دار کو شے کا چکھنا مکروہ ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم.

("فتاوٰی رضویہ"، جدید، ۱۰/ ۵۵۱)

حج میں مسواک رکھنا سنّت ہے:

سفرِ حج کے آداب سے ہے کہ آئینہ، سُرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے کہ سنّت ہے۔

("فتاوٰی رضویہ"، جدید: ۱۰/ ۷۲۶)

حاضریِ مسجدِ نبوی سے پہلے مسواک:

حاضریِ مسجد سے پہلے تمام ضروریات جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعث ہو نہایت جلد فارغ ہو، ان کے سوا کسی بے کار بات میں مشغول نہ ہو، معاً وضو اور مسواک کرو اور غسل بہتر، سفید وپاکیزہ کپڑے پہنو، اور نئے بہتر، سرمہ اور خوشبو لگاؤ اور مشک افضل ہے۔

www.ziaetaiba.com

("فتاوٰی رضویہ"، جدید، ۱۰/ ۷۶۳)

گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک کرنا:

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ بدا

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کاشانۂ اقدس میں تشریف داخل ہوتے، تو میں تشریف

[1] الدر المختار، باب ما یفسد الصوم، مجتبائی دھلی، ۱/ ۱۵۲۔

بالسواك[1]. | فرماہوتے پہلے مسواک فرماتے۔

"فتاوی رضویہ"، جدید، ۲۲/ ۳۲۶

چار باتیں سنّتِ انبیائے کرام علیہم السلام ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اربع من سنن المرسلين الختان والتعطر والنكاح والسواك.[2]

"چار باتیں انبیائے مرسلین علیہم السلام کی سنّتوں سے ہیں: ختنہ کرنا اور خوشبو لگانا اور نکاح اور مسواک کرنا"۔

"فتاوی رضویہ"، جدید: ۲۳/ ۳۰۱

مِسّی عورت کی مسواک ہے:

مسئلہ: ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۱۷ھ از شہر کہنہ مرسلہ سید عبد الواحد متھراوی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ عورت کو زیبائش و آرائش کے لیے مسی سیاہ لگانا یا دانتوں کے گر جانے کے خوف سے سیاہ مِسّی لگانا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

www.ziaetaiba.com

الجواب: مِسّی کسی رنگ کی ہو عورتوں کو علاجِ دنداں یا شوہر کے واسطے آرائش کے لیے مطلقاً جائز، بلکہ مستحب ہے، صرف حالتِ روزہ میں لگانا منع ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، كتاب الطهارة، باب السواك، قدیمی کتب خانہ، کراچی ۱/ ۱۲۸۔
سنن النسائی کتاب الطهارة، باب السواك، نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی ۱/ ۷۔
سنن ابی داؤد كتاب الطهارة، باب السواك، آفتاب عالم پریس لاہور، ۱/ ۸۔

[2] جامع الترمذی ابواب النكاح، امین کمپنی دھلی: ۱/ ۱۲۸۔
شعب الايمان حديث ۷۷۱۹ دار الكتب العلمية بيروت: ۶/ ۱۳۷۔

فی الدر المختار (در مختار میں ہے):

کرہ مضغ علك ابیض ممضوغ ملتئم والا فیفطر و کرہ للمفطرین الا فی الخلوۃ بعذر وقیل یباح ویستحب للنساء لانه سوا کهن [1] فتح فی ردالمحتار قیدہ بذٰلك لان الاسود وغیر الممضوغ وغیر الملتئم یصل منه شیء الی الجوف الخ واللہ تعالیٰ اعلم۔ [2]

سفید گوند کہ جس کے باہم اجزا ملے ہوئے ہوں اور جو چبائی ہوئی ہو مگر مزید چبائے جانے کے قابل ہو تو اس کے استعمال یعنی چبانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، غیر روزہ دار کے لیے اس کا استعمال بلاعذر مکروہ ہے، البتہ عذر کی وجہ سے خلوت میں اس کا چبانا مکروہ نہیں، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مباح ہے اور مستورات کے لیے اس کا استعمال مستحب ہے اس لیے کہ یہ ان کی مسواک ہے۔ ☆

"فتاوی رضویہ"، جدید: ۲۳/ ۴۸۹

بغیر اجازت درخت سے مسواک توڑنا:

مسئلہ: از پنڈول بزرگ ڈاکخانہ رائے پور ضلع مظفرپور مسئولہ نعمت شاہ خاکی بوڑاہ

---

[1] در مختار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم، مطبع مجتبائی دھلی، ۱/ ۱۵۲۔

[2] ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب مایفسد الصوم، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۲/ ۱۱۲۔

☆ فتح القدیر، فتاوی شامی میں ہے کہ مصنّف نے اس کو چند شرائط کے ساتھ مشروط یا مقیّد کیا (اسود، غیر ممضوغ (چبایا ہوا نہ ہو)۔ غیر ملتئم (اجزا باہم پیوستہ نہ ہوں) اس لیے کہ غیر ممضوغ ہونے کی صورت میں اس کا کچھ نہ کچھ حصّہ پیٹ میں چلا جاتا ہے۔ الخ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دستور ہے کہ درختوں سے مسواک وپتّہ بلااجازت مالکِ درخت کے توڑتے ہیں یا مٹّی کسی کے مکان کی کلوخ استنجا کے لیے بلااجازت لیتے ہیں، یا تنکا برائے خلالِ دندان کسی کے چھپّر سے کھینچ لیتے ہیں اور اس پر کوئی گرفت وتلاش مالکِ شے کی طرف سے نہیں ہوتی ہے آیا یہ جائز ہے کہ بلااجازت لیں وتصرّف میں لائیں یا نہیں؟

الجواب: ایسی شے جس کی عادۃً اجازت ہے اور اس پر مالک مطلع ہوگا تو اصلاً ناگوار نہ ہوگا اس کے لینے میں حرج نہیں ورنہ حرام ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(”فتاوی رضویہ“، جدید: ۲۳/ ۵۸۷)

اُمّت پر نرمی:

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لولا ان اشقّ علی امّتی لامرتھم بالسواك عند كل صلوٰة۔[1]

”اگر مشقّتِ اُمّت کا خیال نہ ہوتا تو میں اُن پر فرض فرمادیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں“۔

(”فتاوی رضویہ“، جدید: ۳۰/ ۵۵۱۔۵۵۲)

انھی سے روایت ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لولا ان اشقّ علی امّتی لامرتھم امّت پر دشواری کا لحاظ نہ ہو تو میں ان پر

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب السواك یوم الجمعة، قدیمی کتب خانه، کراچی، ۱/ ۱۲۲و۲۵۹؛ نور محمد کارخانۂ تجارتِ کتب، کراچی ۱/ ۶۔

www.ziaetaiba.com

عند کل صلوٰۃ بوضوء او مع کل وضوء بسواك.[1]

فرض کردوں کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔

("فتاوٰی رضویہ"، جدید: ۳۰/ ۵۵۲)

قوله صلی الله تعالٰی علیه وسلم اُمرت بالسواك حتّٰی خشیت ان یکتب علیّ رواه احمد.[2]

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد کہ مجھے مسواک کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں مجھ پر فرض نہ ہو جائے۔

("فتاوٰی رضویہ"، جدید، ۳۰/ ۵۵۲)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ان احادیثِ کریمہ کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

"اب واضح ہو گیا کہ ان ارشادات کریمہ کے قطعاً یہی معنٰی ہے کہ میں چاہتا تو اپنی امّت پر ہر نماز کے لیے تازہ وضو اور ہر وضو کے وقت مسواک کرنا فرض فرما دیتا مگر ان کی مشقّت کے لحاظ سے میں نے فرض نہ کیے اور اختیارِ احکام کے کیا معنی ہیں۔ وللہ الحمد۔

("فتاوٰی رضویہ"، جدید، ۳۰/ ۵۵۳)

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بسندِ حسن روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

لولا ان اشقّ علی امّتی لأمرتهم بالسّواك مع کل وضوءٍ.[3]

مشقّتِ امّت کا پاس ہے، ورنہ میں ہر وضو کے ساتھ مسواک ان پر فرض کردوں۔

("فتاوٰی رضویہ"، جدید: ۳۰/ ۵۵۳)

---

[1] سنن النسائی، کتاب الطهارة، الرخصة فی السواك، نور محمد کارخانہ تجارتِ کتب، کراچی، ۱/۶۔

[2] مسند احمد بن حنبل، حدیث واثلہ بن الاسقع، المکتب الاسلامی، بیروت، ۳/ ۴۹۰۔

[3] مؤطا الامام مالك، کتاب الطهارة، ماجاء فی السواك، میر محمد کتب خانہ، کراچی، ص۵۰۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لولا ان اشقّ علی امّتی لفرضت علیھم السواك عند کل صلٰوۃ[1] (زاد غیر الدار قطنی) کما فرضت علیھم الوضوء[2].

مشقتِ امت کا لحاظ نہ ہو تو میں ہر نماز کے وقت مسواک ان پر فرض کر دوں جس طرح میں نے وضو ان پر فرض کر دیا ہے۔

یہاں وضو کو بھی فرمایا گیا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امّت پر فرض کر دیا۔

("فتاوٰی رضویہ"، جدید: ۳۰/ ۵۵۴)

فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم:

لولاان اشق علی امتی لامرتھم بالسواك والطّیب عند کل صلٰوۃ۔ ابو نعیم فی کتاب السواك[3] عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما بسند حسنٍ وسعید بن منصور فی سننہٖ عن مکحول مرسلاً.

مشقّتِ امّت کا خیال نہ ہوتا تو اپنی امّت پر ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوشبو لگانا فرض کر دوں۔ یہاں خوشبو کی فرضیت بھی زائد فرمادی۔

("فتاوٰی رضویہ"، جدید: ۳۰/ ۵۵۴)

---

[1] کنز العمال بحوالہ قط عن ابن عباس، حدیث ۲۶۱۷۰، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت ۹/ ۳۱۲۔

[2] المستدرك للحاکم، کتاب الطھارۃ، لولا ان اشق علی امتی، دار الفکر، بیروت، ۱/ ۱۴۶۔

[3] کنز العمال، حدیث ۲۶۱۹۵، ۹/ ۳۱۶۔

www.ziaetaiba.com

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

لولاان اشق علی امتی لامرتھم ان یستاکوا بالاسحار.[1]

مشقّتِ امّت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرمادیتا کہ ہر سحر پہلے پہر اٹھ کر مسواک کریں۔

("فتاوٰی رضویہ"، جدید: ۳۰/ ۵۵۵)

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواك عن دكل صلٰوة ولاخرت العشاء الی ثلث اللیل.[2]

مشقّتِ امّت کا خیال نہ ہوتو میں ہر نماز کے وقت ان پر مسواک فرض کردوں اور نماز عشا کو تہائی رات تک مؤخّر کردوں۔

("فتاوٰی رضویہ"، جدید: ۳۰/ ۵۵۵)

عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه کحدیث زیدٍ ھذا وفیه لفرضت علیھم السواك مع الوضوء ولاخرت صلٰوة العشاء الاٰخرة الی نصف اللیل.[3]

یعنی میں وضو میں مسواک کرنا فرض کردیتا اور نمازِ عشا آدھی رات تک مؤخر کردیتا۔

("فتاوٰی رضویہ"، جدید: ۳۰/ ۵۵۵)

---

[1] کنزالعمال بحوالہ ابی نعیم فی کتاب السواك حدیث ۲۶۱۹۶،مؤسسة الرسالہ، بیروت، ۹/ ۳۱۶۔

[2] مسند احمد بن حنبل عن زید بن خالد، المکتب الاسلامی، بیروت، ۴/ ۱۱۴۔

[3] المستدرك للحاكم، كتاب الطهارة، فضيلة السواك، دار الفكر، بيروت، ۱/ ۱۴۶۔

وللنسائی عن ابی ھریرۃ بلفظ تاخیر العشاء بالسواك عند كل صلٰوۃ[1].

نسائی نے ابو ہریرہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا: میں ان پر فرض کردیتا کہ عشا دیر کر کے پڑھیں اور نماز کے وقت مسواک کریں۔

("فتاوی رضویہ"، جدید: ۳۰/ ۵۵۶)

مسواک منہ کی پاکی، اور رب کی رضا کا سبب ہے:

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: مسواک کرو؛ مسواک منہ کو پاکیزہ اور رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرتی ہے، جبریل جب میرے پاس حاضر ہوئے مجھے مسواک کی وصیت کی۔

حتی لقد خشیت ان یفرضه علیّ وعلی امتی ولولا انّی اخاف ان اشق علی امتی لفرضته علیھم. ابن ماجه[2] عن ابی امامة رضی الله تعالٰی عنه.

یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ جبریل مجھ پر اور میری امّت پر فرض کر دیں گے اور اگر مشقّتِ امّت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر اسے (یعنی مسواک کو) ضرور فرض کر دیتا۔ ابن ماجہ نے ابی امامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت کیا۔

---

[1] سنن النسائی، کتاب المواقیت، باب مایستحب من تاخیر العشاء، نور محمد کتب خانہ، کراچی، ۱/ ۹۳، ۹۲۔

[2] سنن ابن ماجة، ابواب الطهارة، باب السواك، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ص۲۵۔

نوٹ: فتاوی رضویہ جدید میں اس جگہ "لفرضته علیھم" کا ترجمہ "اُن پر فرض کر دیں گے" ہی کیا گیا ہے، جو کہ غلط ہے۔ صحیح ترجمہ وہی ہے، جو ہم نے کیا ہے۔ (ندیم)

یہاں جبریلِ امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طرف بھی فرض کر دینے کی اسناد ہے۔

("فتاوی رضویہ"، جدید، ۳۰/ ۵۵۳۔۵۵۴)

مسواک کے حکم کا سبب:

حکمِ مسواک کا سبب یہ ہے کہ:

سبب حدیث السواك اتیان ناس عندہ صلی اللہ علیہ وسلم قلحا فقال استاکوا استاکوا لاتاتونی قلحا لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیھم السواك عند کل صلوٰۃ کما بینہ الدار قطنی۔[1]

لوگ میلے کچیلے دانتوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا مسواک کیا کرو اور میرے پاس میلے کچیلے دانتوں کے ساتھ مت آیا کرو، اگر مجھے امّت کی مشقّت کا لحاظ نہ ہوتا تو میں ان پر ہر نماز کے وقت مسواک فرض کر دیتا، جیسا کہ اس کو دار قطنی نے بحوالۂ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے۔

("فتاوی رضویہ"، جدید، ۳۰/ ۵۵۷)

مسواک سنّت ہے یا مستحب؟

مسئلہ: وضو کے لیے مسواک کے سنّت یا مستحب ہونے میں علما کو اختلاف ہے اور اس بارے میں اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

[1] کنز العمال بحوالہ قط عن ابن عباس، حدیث ۲۶۱۷۰، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، ۹/ ۳۱۲۔

www.ziaetaiba.com

چنانچہ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

”اوّلاً یہ معلوم ہو کہ دربارۂ مسواک کلماتِ علما مختلف ہیں کہ سنّت ہے یا مستحب۔ عامّہ متون میں سنّت ہونے کی تصریح فرمائی اور اسی پر اکثر ہیں۔ صغیری میں اسی کو اصح کہا، جوہرۂ نیّرہ و دُرِّ مختار میں سنّتِ مؤکّدہ ہونے پر جزم کیا، لیکن ہدایہ و اختیار میں استحباب کو اصح اور تبیین و خیر مطلوب میں صحیح بتایا، فتح میں اسی کو حق ٹھہرایا، حلیہ و بحر نے اُن کا اِتّباع کیا۔

علّامہ ابراہیم حلبی فرماتے ہیں: امام قدوری اور اکثر حضرات نے اسے سُنن (سنّتوں) میں شمار کیا اور یہی اصح ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

وعلیہ المتون. تمام متنوں میں یہی ہے۔

درمختار میں ہے:

السواك سنة مؤكدة كما فی الجوهرة.[1] مسواک سنّتِ مؤکدہ ہے، جیسا کہ جوھرہ میں ہے۔

www.ziaetaiba.com

ہدایہ میں ہے:

الاصح انه مستحب.[2] زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ مستحب ہے۔

امام زیلعی فرماتے ہیں:

الصحيح انهما مستحبان يعنی السواك والتسمية لانهما ليسا صحیح یہ ہے کہ دونوں- یعنی مسواک اور تسمیہ- مستحب ہیں، اس لیے کہ یہ دونوں

---

[1] الدر المختار، کتاب الطهارة، مطبع مجتبائی دهلی، ۱/۲۱۔
[2] الهداية مع فتح القدير، کتاب الطهارة، مکتبۂ نوریہ رضویہ، سکھر، ۱/۲۲۔

من خصائص الوضوء.[1] وضو کی خصوصیات میں سے نہیں ہیں۔

محقق علی الاطلاق فرماتے ہیں:

الحق انه من مستحبات الوضوء.[2] حق یہ ہے کہ وہ مستحباتِ وضو میں سے ہے۔

امام ابن امیر الحاج بعدِ ذکرِ احادیث فرماتے ہیں:

هذا عند التحقيق انما يفيد الاستحباب فلا جرم ان قال في خير مطلوب هو الصحيح وفي الاختيار قالوا والاصح انه مستحب.[3] عند التحقیق ان سب کا مفاد استحباب ہے۔یہی وجہ ہے کہ "خیر مطلوب" میں اسی کو صحیح کہا،اور "اختیار" میں ہے کہ علمانے فرمایا: اصح یہ ہے کہ وہ مستحب ہے۔

علامہ خیر الدین رملی قول بحر دربارۂ استحباب نقلا عن الفتح هو الحق (فتح سے نقل کیا گیا کہ وہ حق ہے۔) پھر قولِ صغیری دربارۂ سنّیت هو الاصح نقل کر کے فرماتے ہیں:

www.ziaetaiba.com

فقد علم بذلك اختلاف التصحيح اھ كما في المنحة.[4] صحت میں اختلاف اس سے معلوم ہوا،اسی طرح "منحہ" میں ہے۔

---

[1] تبیین الحقائق کتاب الطهارة دار الكتب العلمية بيروت ۱/ ۳۳۔

[2] فتح القدير، كتاب الطهارة، مكتبه نوريه رضويه، سكهر، ۱/ ۲۲۔

[3] حلية المجلي شرح منية المصلي۔

[4] منحة الخالق على حاشيه بحر الرائق، مطبوعه ايچ ايم سعيد كمپني، كراچی، ۱/ ۲۰۔

اقول: جب تصحیح مختلف ہے تو متون پر عمل لازم کما نصوا علیہ (جیسا کہ علماء نے اس فائدے کی صراحت فرمائی ہے۔) قولِ سنّیت کی ایک وجہِ ترجیح یہ ہوئی۔

وجہِ دوم: خود امامِ مذہب رضی اللہ عنہ سے سنّیت پر نص وارد، امام عینی فرماتے ہیں:

المنقول عن ابی حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه علی ماذکره صاحب المفید ان السواك من سنن الدین اھ نقله الشلبی[1] علی الکنز.

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مسواک دین کی سُنّتوں میں سے ہے۔ جیسا کہ صاحبِ مفید نے یہ نقل ذکر کی ہے اھ۔ اسے شلبی نے حاشیۂ کنز میں نقل کیا۔

بلکہ ہمارے صاحبِ مذہب کے تلمیذِ جلیل امام الفقہاء امام المحدثین امام الاولیاء سیدنا عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر بستی کے لوگ سنّیتِ مسواک کے ترک پر اتّفاق کریں تو ہم اُن پر اس طرح جہاد کریں گے جیسا مرتدوں پر کرتے ہیں تاکہ لوگ اس سنّت کے ترک پر جرأت نہ کریں۔

فتاوٰی حجہ میں ہے:

قال عبد اللہ بن المبارك لوان اهل قریة اجتمعوا علی ترك سنة السواك نقاتلهم کما نقاتل المرتدین کیلا یجترئ الناس علی

حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کسی بستی والے سب کے سب سنّتِ مسواک چھوڑ دیں تو ہم ان سے اس طرح جنگ کریں گے جیسے

---

[1] حاشیة الشلبی علی تبیین الحقائق، کتاب الطهارة، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱/۳۵ و ۳۶۔

ترك سنة السواك وهو من احکام الاسلام.[1]

مرتدین سے کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو سنتِ مسواک کے ترک کی جسارت نہ ہو جب کہ یہ احکامِ اسلام میں سے ایک حکم ہے۔

حلیہ میں اسے نقل کر کے فرمایا:

وهذا يفيد انه من سنن الدين كما حكاه قولا فی المفيد وليس ببعيد.[2]

اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ یہ دین کی ایک سنّت ہے، جیسا کہ مفید میں بلفظِ یہی قول امام صاحب سے حکایت کیا، اور یہ بعید نہیں۔

وجہِ سوم: یہی اَقویٰ من حیث الدلیل ہے کہ احادیثِ مُتَوَافِرہ اس کی تاکید اور اس میں قولاً و فعلاً اہتمامِ شدید پر ناطق، جن سے کتبِ احادیث مملو ہیں؛ بلکہ حضورِ پُرنور سیّدِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اُس پر مواظبت و مداومت گویا ضروریات و بدیہیات سے ہے ہر شخص کہ اَحوالِ قدسیہ پر مطلع ہے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اُس پر مداومت فرمانا جانتا ہے، خود ہدایہ میں فرمایا:

والسواك لانه صلى الله تعالى عليه وسلم كان يواظب عليه.[3]

اور مسواک کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس پر مداومت فرماتے تھے۔

تبیین میں فرمایا:

[1] الفتاوی الحجة۔

[2] حلية المجلی شرح منية المصلی۔

[3] الهدايه، کتاب الطهارة، المکتبة العربيه، کراچی، ۱/۶۔

وقد واظب علیه النبی صلی اللہ علیہ وسلم[1] اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مواظبت فرماتے تھے۔

اسی طرح کافی امام نسفی وغیرہ میں ہے۔"

("فتاوی رضویہ"، جدید، ۱/ ۶۰۶۔۶۰۸)

کیا مسواک ہمیشہ لازم ہے:

ثانیا: سنّیت کو مواظبت درکار۔ اب ہم وضو میں کُلّی کے وقت احادیث کو دیکھتے ہیں تو ہر گز اُس وقت مسواک پر مواظبت ثابت نہیں ہوتی۔ خود امام محقق علی الاطلاق کو اس کا اعتراف ہے اور اسی بنا پر قولِ استحباب اختیار فرمایا۔ فتح میں فرماتے ہیں:

المطلوب مواظبته علیه الصلوة والسلام عند الوضوء ولم اعلم حدیثا صریحا فیه۔[2] مطلوب یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو میں اس پر مداومت (ہمیشگی) فرماتے تھے اور میرے علم میں اس بارے میں کوئی صریح حدیث نہیں ہے۔

اقول: بلکہ مواظبت درکنار چوبیس(۲۴) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے صفتِ وضو قولاً و فعلاً نقل فرمائی:

(۱) امیر المومنین عثمان غنی (۲) امیر المومنین مولا علی (۳) عبد اللہ بن عباس (۴) عبد اللہ بن زید بن عاصم (۵) مغیرہ بن شعبہ (۶) مقدام بن معدی کرب (۷) ابو مالک اشعری (۸) ابو بکرہ نفیع بن الحارث (۹) ابو ہریرہ

---

[1] تبیین الحقائق، کتاب الطهارة، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱/ ۳۵۔

[2] فتح القدیر، کتاب الطهارة، مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر، ۱/ ۲۲۔

(۱۰)وائل بن حجر (۱۱) نُضَیر بن مالک حضرمی(۱۲) ابو امامہ باہلی (۱۳) انس بن مالک (۱۴) ابو ایوب انصاری (۱۵) کعب بن عمرو یامی (۱۶) عبد اللہ بن ابی اوفی (۱۷) براء بن عازب (۱۸) قیس بن عائذ (۱۹) ام المومنین صدّیقہ (۲۰) رُبیع بنت معوّذ بن عفراء (۲۱) عبد اللہ بن اُنیس (۲۲) عبد اللہ بن عمرو بن عاص (۲۳) امیر معاویہ (۲۴)رجل من الصحابة لم یسم رضی اللہ عنهم اجمعین۔

اوّل کے بیس ۲۰ علّامہ محدّثِ جلیل زیلعی نے ذکر کیے؛ اُن کے بعد کے دو ۲ امام محقق علی الاطلاق نے زیادہ فرمائے؛ اخیر کے دو اس فقیر غفر لہٗ نے بڑھائے اوران کے پچیسویں امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں، مگر ان سے خود اُن کے وضو کی صفت مروی ہے اگرچہ وہ بھی حکمِ مرفوع میں ہے:

رواہ سعید بن منصور فی سننه عن الاسود بن الاسود بن یزید قال بعثنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنه الی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه الحدیث[1] والحدیث قبله رواہ ابو بکر بن ابی شیبة والعدنی والخطیب عن رجل من الانصار

اسے سعید بن منصور نے اپنی سنن میں اسود بن اسود بن یزید سے روایت کیا: وہ کہتے ہیں مجھے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، اس کے بعد طریقۂ وضو سے متعلق پُوری حدیث ہے، اور اس سے قبل والی حدیث جسے ہم نے بتایا کہ ایک صحابی سے مروی ہے جن کا

[1] کنز العمال، حدیث ۲۶۹۰۲، ۹/ ۴۴۶، ۴۴۷۔

ان رجلا قال الا اریکم کیف کان وضوء رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قالوا بلی الحدیث[1] حدیث معٰویۃ رضی اللہ تعالی عنہ عند ابن عساکر.

نام مذکور نہیں، اسے ابو بکر بن ابی شیبہ اور عدنی اور خطیب نے روایت کیا ایک انصاری سے کہ ایک شخص نے کہا میں تمہیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا وضو نہ دکھاؤں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں! اس کے بعد باقی حدیث ہے اور حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی حدیث ابن عساکر نے روایت کی ہے۔

ان پچیس صحابہ کی بہت کثیر التعداد حدیثیں اس وقت فقیر کے پیشِ نظر ہیں؛ ان میں کہیں وضو یا کُلّی کرتے میں مسواک فرمانے کا اصلاً ذکر نہیں۔ جنہوں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا طریقۂ وضو زبان سے بتایا، انہوں نے مسواک کا ذکر نہ کیا؛ جنہوں نے اسی لیے وضو کر کے دکھایا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا طریقۂ مسنونہ بتائیں، انہوں نے مسواک نہ کی، علی الخصوص امیر المومنین ذوالنّورین وامیر المومنین مرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کہ دونوں حضرات سے بوجوہِ کثیرہ بارہا بکثرت حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا وضو کر کے دکھانا مروی ہوا، کسی بار میں مسواک کا ذکر نہیں۔

۔۔۔بلکہ صدہا احادیث متعلق وضو و مسواک اس وقت سامنے ہیں، کسی ایک حدیثِ صحیح صریح سے اصلاً مسواک کے لیے وقتِ مضمضہ یا داخلِ وضو ہونے کا پتہ نہیں چلتا۔ جن بعض سے اشتباہ ہوا اُس سے دفع شُبہ کریں۔

---

[1] کنز العمال، حدیث ۲۶۸۶۵، ۹/ ۴۳۷۔

محقق علی الاطلاق نے صرف ایک حدیث پائی جس سے اس پر استدلال ہو سکے:

حیث قال بعد ذکر احادیث وفی الصحیحین قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع کل صلاۃ اوعند کل صلاۃ وعند النسائی فی روایۃ عند کل وضوء رواہ ابن خُزیمۃ فی صحیحہ وصححھا الحاکم وذکرھا البخاری تعلیقا ولا دلالۃ فی شیء علی کونہ فی الوضوء الاھذہ وغایۃ مایفید الندب وھو لا یستلزم سوی الاستحباب اذ یکفیہ اذاندب لشیء ان یتعبد بہ احیانا ولا سنۃ دون المواظبۃ۔[1]

انھوں نے کچھ احادیث ذکر کرنے کے بعد فرمایا اور صحیحین میں ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر میں اپنی امّت پر گراں نہ جانتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ، یا ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ ان احادیث میں سے کسی میں مسواک کے وضو کے اندر ہونے پر کوئی دلالت نہیں، مگر صرف اس روایت میں، اور یہ بھی زیادہ سے زیادہ ندب کا افادہ کررہی ہے، اور یہ صرف استحباب کو مستلزم ہے اس لیے کہ اس میں یہ کافی ہے کہ حضور جب کسی چیز کی ترغیب دیں تو بعض اوقات اسے عبادت قرار دے دیں اور مسنون ہونا حضور کی مداومت کے بغیر ثابت نہیں ہوتا۔

(''فتاوٰی رضویہ'' ملتقطاً، جدید، ۱/ ۶۰۸۔۶۱۱)

---

[1] فتح القدیر، کتاب الطھارۃ، مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر، ۱/ ۲۲۔

۔۔۔امام عینی: وضو کے وقت ہونے والی مسواک نماز کے لیے بھی واقع ہے اس لیے کہ وضو نماز ہی کے لیے مشروع ہوا ہے اھ۔

۔۔۔عن ابی امامة رضی اللہ تعالی عنه قال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم قال ایما رجل قام الی وضوئه یرید الصلاة ثم غسل کفیه نزلت کل خطیئة من کفیه مع اول قطرة فاذا مضمض واستنشق واستنثر نزل کل خطیئة من لسانه وشفتیه مع اول قطرة فاذا غسل وجهه نزلت کل خطیئة من سمعه وبصره مع اول قطرة فاذا غسل یده الی المرفقین ورجله الی الکعبین سلم من کل ذنب کھیأة یوم ولدته امه۔[1]

۔۔۔حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی نماز کے ارادے سے وضو کو اٹھے پھر ہاتھ دھوئے تو ہاتھ کے سب گناہ پہلے قطرے کے ساتھ نکل جائیں؛ پھر جب کُلّی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور صاف کرے، زبان ولب کے سب گناہ پہلی بوند کے ساتھ ٹپک جائیں؛ پھر جب منہ دھوئے، آنکھ کان کے سب گناہ پہلے قطرے کے ساتھ اُتر جائیں؛ پھر جب کُہنیوں تک ہاتھ اور گٹّوں تک پاؤں دھوئے، سب گناہوں سے ایسا خالص ہو جائے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

---

[1] مسند احمد بن حنبل عن ابی امامة الباھلی، المکتب الاسلامی، بیروت، ۵/ ۲۶۳۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

الوضوء شطر الایمان والسواك شطر الوضوء رواہ ابو بکر بن ابی شیبة[1] عن حسان بن عطیة و السّتّة فی کتاب الایمان عنه بلفظ السواك نصف الوضوء والوضوء نصف الایمان.[2]

وضو ایمان کا حصّہ ہے اور مسواک وضو کا حصّہ ہے۔اس کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے حسان بن عطیہ سے روایت کیا، اور اصحابِ سِتّہ نے اس کو ان سے کتاب الایمان میں ان الفاظ سے روایت کیا کہ: مسواک نصف وضو ہے اور وضو نصف ایمان۔

اقول: یعنی ایمان بے وضو کامل نہیں ہوتا اور وضو بے مسواک، اس سے مسواک کا داخلِ وضو ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ جس طرح وضو داخلِ ایمان نہیں؛ ہاں، وجہِ تکمیل ہونا مفہوم ہوتا ہے وہ ہر سنّت کے لیے حاصل ہے قبلیہ ہو یا بعدیہ جس طرح صبح و ظہر کی سنّتیں فرضوں کی مکمل ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔۔۔

www.ziaetaiba.com

عن ابی هریرة رضی الله تعالی عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم السواك سنة فاستاكوا ای وقت شئتم.[3]

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مسواک سنّت ہے تو تم جس وقت چاہو مسواک کرو۔

---

[1] المصنّف لابن ابی شیبہ، ماذکر فی السواك، حدیث ۱۸۰۳، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱/۱۵۷۔

[2] الجامع الصغیر (للسیوطی) بحوالہ رستہ حدیث ۴۸۳۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۲۹۷۔

[3] کنز العمال بحوالہ فر حدیث ۲۶۱۶۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۹/۳۱۱۔

۔۔۔ بالجملہ بحکمِ متون واحادیثِ اظہر وہی مختار بدائع وزیلعی وحلیہ ہے کہ مسواک وضو کی سنّتِ قبلیہ ہے؛ ہاں، سنّتِ مؤکدہ اُسی وقت ہے، جب کہ منہ میں تغیّر ہو اس تحقیق پر جب کہ مسواک وضو کی سنّت ہے، مگر وضو میں نہیں، بلکہ اس سے پہلے ہے تو جو پانی کہ مسواک میں صرف ہو گا اس حساب سے خارج ہے۔ سنّت یہ ہے کہ مسواک کرنے سے پہلے دھولی جائے اور فراغ کے بعد دھو کر رکھی جائے اور کم از کم اُوپر کے دانتوں اور نیچے کے دانتوں میں تین تین بار تین پانیوں سے کی جائے۔

۔۔۔اس قدر تو درکار ہی ہے اور اُس کے ساتھ اگر منہ میں کوئی تغیر رائحہ ہو تو جتنی بار مسواک اور کُلّیوں سے اس کا ازالہ ہو لازم ہے، اس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں بدبو دار کثیف، بے احتیاطی کا حقّہ پینے والوں کو اس کا خیال سخت ضروری ہے اور اُن سے زیادہ سگریٹ والے کہ اس کی بدبو مرکب تمباکو سے سخت تر اور زیادہ دیرپا ہے اور ان سب سے زائد اشد ضرورت تمباکو کھانے والوں کو ہے جن کے منہ میں اُس کا جِرم دبا رہتا اور منہ کو اپنی بدبو سے بسا دیتا ہے۔ یہ سب لوگ وہاں تک مسواک اور کُلّیاں کریں کہ منہ بالکل صاف ہو جائے اور بُو کا اصلاً نشان نہ رہے اور اس کا امتحان یوں ہے کہ ہاتھ اپنے منہ کے قریب لے جا کر منہ کھول کر زور سے تین بار حلق سے پوری سانس ہاتھ پر لیں اور معاً سونگھیں بغیر اس کے اندر کی بدبو خود کم محسوس ہوتی ہے، اور جب منہ میں بدبو ہو تو مسجد میں جانا حرام، نماز میں داخل ہونا منع واللہ الھادی۔

یوں ہی جسے تر کھانسی ہو اور بلغم کثیر ولَزِج کہ بمشکل بتدریج جُدا ہو اور معلوم ہے کہ مسواک کی تکرار اور کُلّیوں، غراروں کا اکثار اُس کے خروج پر

معین تو اُس کے لیے بھی حد نہیں باندھ سکتے، یہی حال زکام کا ہے جبکہ ریزش زیادہ اور لُزُوجَت دار ہو اُس کے تصفیے اور بار بار ہاتھ دھونے میں جو پانی صرف ہو وہ بھی جدا اور نا معیّن المقدار ہے۔

پانوں کے کثرت سے عادی، خصوصاً، جبکہ دانتوں میں فضا ہو، تجربے سے جانتے ہیں کہ چھالیا کے باریک ریزے اور پان کے بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس طرح منہ کے اطراف واکناف میں جاگیر ہوتے ہیں کہ تین بلکہ کبھی دس بارہ کُلّیاں بھی اُن کے تصفیۂ تام کو کافی نہیں ہوتیں؛ نہ خلال اُنہیں نکال سکتا ہے نہ مسواک؛ سوا کُلیوں کے کہ پانی منافذ میں داخل ہوتا اور جنبشیں دینے سے اُن جمے ہوئے باریک ذرّوں کو بتدریج چھڑا چھڑا کر لاتا ہے۔ اس کی بھی کوئی تحدید نہیں ہوسکتی اور یہ کامل تصفیہ بھی بہت مؤکد ہے۔ متعدد احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نماز کو کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو کچھ پڑھتا ہے اس کے منہ سے نکل کر فرشتہ کے منہ میں جاتا ہے اُس وقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔

www.ziaetaiba.com

مسئلہ؛ پان کے عادی کو کلیوں میں کتنی احتیاط لازم :

نماز میں منہ کی کمال صفائی کالحاظ لازم ہے ورنہ فرشتوں کو سخت ایذا ہوتی ہے۔

عن جابر رضی اللہ عنہ بسند صحیح قال قال رسول اللہ ﷺ اذا قام	حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بسندِ صحیح روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

احدکم یصلی من اللیل فلیستك فان احدکم اذا قرأ فی صلاته وضع ملك فاه علی فیه ولا یخرج من فیه شیء الادخل فم الملك.[1]

فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہو تو مسواک کر لے اس لیے کہ جب وہ اپنی نماز میں قراءت کرتا ہے تو ایک فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے اور جو قراءت اس کے منہ سے نکلتی ہے فرشتے کے منہ میں جاتی ہے۔

عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس شیء اشد علی الملکین من ان یریا بین اسنان صاحبهما طعاما وهو قائم یصلی.[2]

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں فرشتوں پر اس سے زیادہ گراں کوئی چیز نہیں کہ وہ اپنے ساتھ والے انسان کے دانتوں کے درمیان کھانے کی کوئی چیز پائیں جب وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو۔

("فتاوی رضویہ"، جدید، ۱/ ۶۰۸_۶۰۵، ملتقطاً)

www.ziaetaiba.com

---

[1] کنز العمال بحوالہ شعب الایمان وتمام والدیلمی، حدیث ۲۶۲۲۱، مؤسسة الرسالة بیروت، ۹/ ۳۱۹۔

[2] المعجم الکبیر، حدیث ۴۰۶۱، المکتبة الفیصلیه، بیروت، ۴/ ۱۷۷۔

ارشاد فرماتے ہیں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية والسواك واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانة وانتقاض الماء.

دس باتیں قدیم سے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنّت ہیں: لبیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مِسواک کرنا، وضو و غسل میں پانی سونگھ کر اوپر چڑھانا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ (یعنی جہاں جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے اسے) دھونا، بغل اور زیرِ ناف بالوں سے صاف کرنا شرمگاہ پر پانی ڈالنا۔

www.ziaetaiba.com

کتابیات Bibliography

القرآن الکریم
موطأ امام مالک
صحیح مسلم
سنن ترمذی
مسند احمد بن حنبل
مسند ابو یعلی
السنن الکبری للبیہقی
جمع الفوائد
کنز العمال
المصنّف لابن ابی شیبہ
مرقاۃ المفاتیح
الہدایۃ مع فتح القدیر
فتح القدیر
جامع الرموز
بحر الرائق
تفسیر در منثور
صحیح بخاری
سنن ابی داؤد
سنن نسائی
طحاوی شریف
مسند بزار
المعجم الکبیر للطبرانی
شعب الایمان
المستدرک للحاکم
الجامع الصغیر (للسیوطی)
عمدۃ القاری
الفتاوی الحجۃ
العنایۃ مع فتح القدیر
حلیۃ المجلی شرح منیۃ المصلی
تبیین الحقائق

انجمن ضیاء طیبہ
www.ziaetaiba.com

حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق

حاشیۃ طحطاوی علی مراقی الفلاح

منحۃ الخالق علی حاشیہ بحر الرائق

در المختار

ردالمحتار (شامی)

فتاوٰی ہندیہ

سعایہ

فتاوٰی رضویہ

اتحاف السادۃ

اذکار

مفتاح الجنان

معالجات نبوی اور جدید سائنس

طِبّ نبوی اور جدید سائنس

طہارت دہن فضائل مسواک

ٹوتھ پیسٹ اور مِسواک

نباتات قرآنی اور جدید سائنس

سنّت نبوی اور جدید سائنس

اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ

Wikipedia Free Encyclopedia

www.ziaetaiba.com

✿✿✿

Principles of Faith

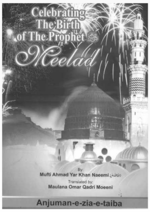

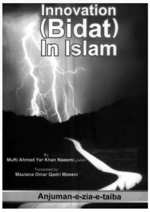

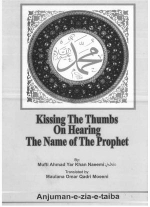

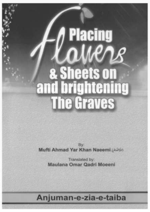

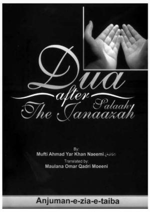

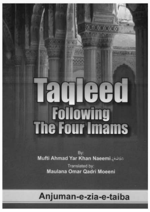

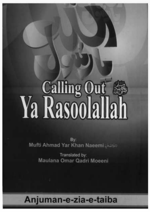

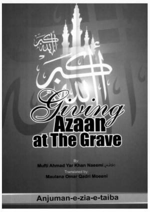

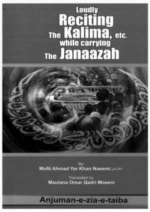

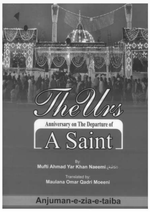

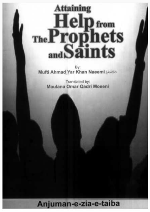

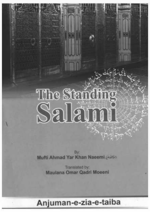

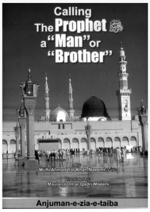

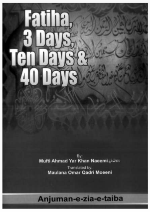

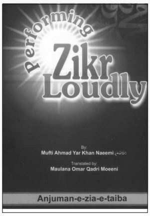

Published &
Prouce By
ANJUMAN
ZIA-E-TAIBA

بہترین علاج
"حجامہ"

ہمارے نبی ﷺ اپنے دونوں کندھوں کے درمیان اور سر مبارک کے بیچ حجامہ لگوایا کرتے اور فرماتے جس کسی نے ان جگہوں سے بذریعہ حجامہ خون نکلوایا تو وہ اگر کسی بیماری کے لیے کسی دوا کے ذریعے علاج نہ بھی کرائے تو اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔

(ابوداؤد شریف ۳۸۵۹، ابن ماجہ ۳۴۸۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سترہ ۱۷، انیس ۱۹، اور اکیس ۲۱ کو حجامہ لگوائے تو ہر بیماری کے لیے شفاء ہے۔ (ابوداؤد شریف)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات کے بارے میں فرمایا کہ آپ فرشتوں میں سے کسی جماعت پر نہ گزرے مگر یہ کہ انہوں نے عرض کی اپنی اُمت کو حجامہ کا حکم دیجیے۔ (ترمذی شریف)

حجامہ کے فوائد

حجامہ سے ہر بیماری کا علاج، پھوڑے پھنسی، عرق النساء، کمر کے درد، جوڑوں کے درد، بلڈ پریشر، کولیسٹرول، شوگر، بواسیر، پیٹ کی بیماریاں، سر میں درد، آنکھوں کی تکالیف، نیند کی کمی، جلد کی سوزش، قبض، دل کے امراض، ذہنی دباؤ، غرض ہر بیماری میں حجامہ مفید ہے۔

حجامہ فی سبیل اللہ

- دارالعلوم مصلح الدین میمن مسجد مصلح الدین گارڈن، کراچی۔
  بعد نماز ظہر۔ پیر اور جمعرات فون: 0321-2407712
- ہر ماہ چاند کی ۱۷، ۱۹، اور ۲۱ کو حجامہ لگانے کے لیے ان نمبرز پر رابطہ فرمائیں:
  0300-2325807 - 0332-3148094
- سیلانی ویلفیئر سوسائٹی بہادرآباد کراچی۔ فون: 111-729-526